प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड बीड बाइपास रोड
مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڈ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر:قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹر ان چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 Vol:08 / Issue : 303 Wednesday 12th November 2025 / Rs.2 / Pages: 4 www.dailytameer.com
جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۳۰۳ مورخہ ۱۲ نومبر ۲۰۲۵ء، بروز بدھ، ۲۰ جمادی الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

فلسطینی قیدیوں کو سزائے موت دینے کا بل منظور

اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمنٹ) نے پہلے مرحلے میں ایک بل کی منظوری دی ہے جو فلسطینی قیدیوں کو سزائے موت دینے کی اجازت دیتا ہے۔ ترکی کی خبر رساں ایجنسی 'انادولو' کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی نشریاتی ادارے 'کان' نے رپورٹ کیا کہ یہ بل پیر کی رات ۱۲۰ راراکین میں سے ۳۹ کی حمایت سے منظور ہوا، بل کے خلاف ۱۶ ر ووٹ ڈالے گئے۔ اجلاس کے دوران عرب رکن پارلیمنٹ ایمن عودہ اور انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کے درمیان سخت تکرار ہوئی جو تقریباً ہاتھا پائی کی صورت اختیار کر گئی۔ یہ قانون سازی بن گویر کی انتہا پسند یہودی پاور پارٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھی، ووٹنگ سے پہلے مسودہ قانون کو کنیسٹ کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا تاکہ اسے دوسرے اور تیسرے مرحلے کے لئے تیار کیا جا سکے، جو حتمی منظوری کے لئے ضروری مراحل ہیں۔ قانون کے مسودے میں کہا گیا ہے کہ جو کوئی جان بوجھ کر یا لاپروائی کے باعث کسی اسرائیلی شہری کی موت کا سبب بنے اور اس کا مقصد نسل پرستی، نفرت یا اسرائیل کو نقصان پہنچانا ہو، اسے سزائے موت دی جائے گی۔ اس کے ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ایک بار سزا سنائے جانے کے بعد اسے کم نہیں کیا جا سکے گا۔ بن گویر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ووٹ کی منظوری کا جشن مناتے ہوئے لکھا کہ 'یہودی پاور تاریخ رقم کر رہی ہے، ہم نے وعدہ کیا تھا اور اسے پورا کیا، دہشت گردوں کے لئے سزائے موت کا قانون پہلے مرحلے میں منظور ہو گیا۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں طویل عرصے سے بن گویر کے اس قانون کے اقدام کی مذمت کر رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون خاص طور پر فلسطینیوں کو نشانہ بناتا ہے اور امتیاز کو مزید بڑھاتا ہے۔ یہ منظوری ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب فلسطینی عوام اکتوبر ۲۰۲۳ء سے جاری اسرائیلی کی ۲ سالہ غزہ جنگ کے نتائج بھگت رہے ہیں اور ساتھ ہی مقبوضہ مغربی کنارے میں بھی مہلک فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ اسرائیلی اور فلسطینی انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق اس وقت ۱۰ ر ہزار سے زائد فلسطینی اسرائیلی جیلوں میں قید ہیں جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ جیلوں میں وہ تشدد، بھوک اور طبی غفلت کا سامنا کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں متعدد قیدی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اسی دوران اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے پیر کو کہا کہ اسرائیل لبنان اور غزہ میں اپنے جنگ بندی معاہدوں پر سختی سے عمل درآمد کرے گا۔ یہ بات انہوں نے اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہی کہ جو کوئی ہمیں نقصان پہنچانا چاہے، ہم انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ نیتن یاہو نے پارلیمنٹ میں قانون سازوں کو بتایا کہ ہم ان کے خلاف جنگ بندی معاہدوں کو آہنی ہاتھوں سے نافذ کرنے کے لئے پرعزم ہیں جو ہماری تباہی کے خواہاں ہیں اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ لبنان میں ہر روز کیا ہوتا ہے؟ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے واضح کیا ہے کہ انہوں نے رفح میں محصور حماس کے جنگجوؤں کی رہائی پر کوئی اتفاق نہیں کیا۔ منگل کو نیتن یاہو کے دفتر کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ وزیر اعظم نے رفح میں گرفتار حماس کے مسلح افراد کی رہائی سے متعلق واشنگٹن سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یہ وضاحت اس وقت سامنے آئی جب اسرائیل میڈیا نے پارٹی کے سربراہ اوگیدور لایبرمین نے دعویٰ کیا تھا کہ نیتن یاہو نے امریکیوں سے رفح میں موجود حماس کے جنگجوؤں کو حکومتی منظوری کے بغیر رہا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

بہار میں ریکارڈ پولنگ، 'انڈیا' کو کامیابی کا یقین

بہار: (ایجنسی) بہار اسمبلی الیکشن میں ریکارڈ ووٹنگ کے بعد ایگزٹ پول میں ایک بار پھر این ڈی اے کی واپسی کی پیشگوئی کی گئی ہے جبکہ 'انڈیا' اتحاد نے ایگزٹ پول کے نتائج کو مسترد کرتے ہوئے اپنی کامیابی کا یقین ظاہر کیا ہے۔ بہرحال حتمی نتائج ۱۴ ر نومبر کو ظاہر ہو جائیں گے۔ البتہ ووٹنگ فیصد کے لحاظ سے موجودہ الیکشن نے تاریخ رقم کر دی ہے۔ بہار الیکٹورل افسر ونود سنگھ گنجیال نے منگل کو رات سوا آٹھ بجے کی گئی پریس کانفرنس میں بتایا کہ دوسرے مرحلے میں ۱۲۲ ر اسمبلی حلقوں میں ۵۳۹۹ ر پولنگ بوتھوں پر ووٹ ڈالے گئے۔ ان میں سے دو ہزار بوتھوں کو چھوڑ کر (جن کے اعداد وشمار پریس کانفرنس کے انعقاد تک نہیں آئے تھے) کل ۶۸٫۷۹ ر فیصد ووٹنگ ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دونوں مرحلوں میں اب تک مجموعی طور پر ۶۶٫۹۰ ر فیصد ووٹنگ ہوئی ہے۔ بہار کی انتخابی تاریخ میں اتنی پولنگ کبھی نہیں ہوئی تھی۔ ووٹر صبح سے ہی جوش وخروش میں نظر آئے۔ خاص طور سے خواتین اور نوجوان ووٹروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پورنیہ ضلع کے ۷ ر اسمبلی حلقوں پورنیہ صدر، امور، بائسی، قصبہ، دھمداہا، روپولی اور بنمکھی میں ووٹنگ کا عمل صبح ۷ ربجے سے شام ۶ ربجے تک جاری رہا۔ ووٹنگ کا عمل مکمل ہونے کے بعد ای وی ایم اور وی وی پیٹ مشینیں سخت حفاظتی نگرانی میں اسٹرانگ روم تک پہنچا دی گئی ہیں۔ ادھر کشن گنج ضلع میں چار اسمبلی حلقوں کشن گنج، ٹھاکر گنج، کوچادھامن اور بہادر گنج میں پرامن طریقے سے ووٹنگ مکمل ہوئی۔ منگل کو ووٹنگ مکمل ہوتے ہی ایگزٹ پول کے نتائج کی بھرمار ہوگئی۔ کم از کم ۹ ر ایگزٹ پول نے جے ڈی یو اور بی جے پی اتحاد (این ڈی اے) کی آسان فتح کی پیش گوئی کی ہے۔ انہوں نے زعفرانی اتحاد کو ۱۳۰ ر سے زیادہ سیٹیں ملنے کی پیش گوئی کی ہے جو اکثریت سے کہیں زیادہ ہے۔ چند ایگزٹ پولس میں جنس کی بنیاد پر ووٹرس کی درجہ بندی کرتے ہوئے دعویٰ کیا گیا ہے کہ این ڈی اے کو ۶۰ ر فیصد خواتین اور ۴۰ ر فیصد مرد ووٹرس کے ووٹ ملے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ انتخابات سے عین قبل اور انتخابی مہم کے دوران ریاست کی جے ڈی یو حکومت نے خواتین کے کھاتوں میں ۱۰-۱۰ ر ہزار روپے منتقل کئے ہیں جس کا حکمراں محاذ کو فائدہ ملنے کی امید ہے۔ انتخابی سروے میں پرشانت کشور کی پارٹی جن سوراج کے ۵ ر سے ۶ ر سیٹوں تک محدود رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ایگزٹ پول کے نتائج سے جہاں زعفرانی خیمے میں خوشی کی لہر ہے وہیں مہاگٹھ بندھن نے اسے مسترد کرتے ہوئے اپنی فتح کا یقین ظاہر کی ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمان طارق انور نے ایگزٹ پول کے نتائج کو خارج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''ایگزٹ پولس درست نہیں ہیں۔ یہ محض قیاس آرائیاں ہیں۔ ان سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کیا ہو سکتا ہے۔ یہ سوچنا یہ کہ درست ہیں، ٹھیک نہیں ہوگا۔''

سپریم کورٹ میں آج شیوسینا کے نشان کی سماعت

نئی دہلی: سپریم کورٹ آج شیوسینا کے نشان تنازعہ کیس کی سماعت کرے گا۔ قبل ازیں، شیوسینا کے سربراہ ادھوٹھاکرے کی درخواست میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے 17 فروری 2023 کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا، جس میں ایکناتھ شندے کی پارٹی کو "اصل شیوسینا" کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا اور شندے کی پارٹی کو "تیر اور کمان" کا نشان الاٹ کیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ "تیر اور کمان" کا نشان پہلے غیر منقسم شیوسینا کے پاس تھا۔ جسٹس سوریہ کانت، اجل بھویاں، اور نونگیرا کپم کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے پہلے کیس کی سماعت 12 نومبر تک ملتوی کر دی تھی۔ شیوسینا کے سربراہ ادھوٹھاکرے کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل کپل سبل نے مہاراشٹر میں آنے والے بلدیاتی انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے جلد سماعت کی درخواست کی تھی۔ الیکشن کمیشن نے ادھوٹھاکرے کی قیادت والی شیوسینا کو فروری 2023 کے مہاراشٹر اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں جلتی ہوئی مشعل ⁂ کے عارضی نشان کا استعمال کرتے ہوئے لڑنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے باوجود، ادھوٹھاکرے کی قیادت میں شیوسینا نے برقرار رکھا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا اپنے تنظیمی ڈھانچے یا نظریاتی مستقل مزاجی کے بجائے صرف پارٹی کی قانون سازی کی طاقت پر فیصلہ کرتے ہوئے ایک غیر جانبدار ثالث کے طور پر اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ شیوسینا کے سربراہ ادھوٹھاکرے کی درخواست سے استدلال کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن انتخابی نشانات (ریزرویشن اور الاٹمنٹ) آرڈر 1968 کی روح پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے، جس میں پارٹی کے درمیان تنازعات میں غیر جانبدارانہ فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ ادھوٹھاکرے کی درخواست میں استدلال کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کا فیصلہ ناقص اور صرف شندے کی پارٹی کے

ہم عوامی خدمت کرتے ہیں، اسی لیے لوگ ہمیں آٹھ آٹھ لاکھ ووٹوں سے جتاتے ہیں: اجیت پوار

بی جے پی کے سابق ایم ایل اے بھیم راؤ دھونڈے این سی پی میں شامل، آشٹی، پاٹودا اور شیور میں این سی پی کی طاقت میں زبردست اضافہ

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ اور نیشنلسٹ کانگریس کے قومی صدر اجیت پوار نے کہا ہے کہ اقتدار کا غلط استعمال کبھی دیرپا نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اس کا سہارا لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی اقتدار کا غرور نہیں کیا اور نہ ہی اس کا ناجائز استعمال کیا۔ ہم عوام کا کام کرتے ہیں، اسی وجہ سے عوام ہمیں آٹھ آٹھ لاکھ ووٹوں کے فرق سے جتاتے ہیں۔ انہوں نے یہ باتیں ایک خصوصی پروگرام کے دروان کہیں، جس میں بی جے پی کے سابق ایم ایل اے بھیم راؤ دھونڈے نے اپنے سینکڑوں ساتھیوں کے ساتھ این سی پی میں شمولیت اختیار کی۔ یہ پروگرام ویمن ڈویلپمنٹ منڈل کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی جہاں اجیت پوار نے دھونڈے اور ان کے ساتھیوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی میں شامل ہونے والے ہر کارکن کو عزت اور مقام دیا جائے گا۔ انہوں نے کارکنوں کو صاف لفظوں میں ہدایت دی کہ سیاست صرف عہدے کے لیے نہیں، بلکہ عوامی خدمت کا راستہ ہے۔ مرکز اور ریاست کی جو بھی اسکیمیں ہیں انہیں بلا رکاوٹ غریبوں تک پہنچائیں۔

عوام کے چہروں پر اطمینان دکھائی دینا چاہیے۔ انہوں نے سخت لہجے میں کہا کہ غلط کام کی حمایت یا پردہ پوشی کسی قیمت پر ممکن نہیں۔ اگر غلطی کر کے کہیں گے کہ سنبھالا لو تو یہ نہیں ہو سکتا۔ اب تو پردہ بھی پھٹ چکا ہے، لہٰذا ایسی توقع نہ رکھیں۔ صحت کے شعبے پر بات کرتے ہوئے اجیت پوار نے کہا کہ کورونا نے ثابت کر دیا کہ ریاست میں طبی ڈھانچے کو مضبوط بنانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہر ضلع میں میڈیکل کالج قائم کرنے کا فیصلہ لیا جا چکا ہے۔ امباجوگائی میں ایک ہزار کروڑ روپے سے میڈیکل کالج تیار ہو چکا ہے، جبکہ پال گھر، جالنہ اور واشم میں بھی کالج قائم کیے جائیں گے۔ بھیم راؤ دھونڈے کی تجویز پر منڈی میں کینسر اسپتال کے قیام کے لیے سی ایس آر کے تحت مدد دینے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ زراعت پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی خصوصاً اے آئی نے دنیا بدل دی ہے، اب کسانوں کو بھی نئے طریقوں کو اختیار کر کے پیداوار بڑھانی ہوگی۔ اس پروگرام میں جاگاؤں اور واشم کے مختلف سیاسی پارٹیوں کے اہم لیڈران بھی این سی پی میں شامل ہوئے، جس سے پارٹی کی تنظیمی طاقت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

لال قلعہ کے قریب دھماکہ پر فدائین حملہ کا شبہ

لال قلعہ کے قریب پیر کی شام ہونے والے کار بم دھماکہ کی نوعیت منگل کو زائد از ۲۴ ر گھنٹے گزر جانے کے باوجود واضح نہیں ہوئی ہے البتہ وزیر داخلہ امیت شاہ نے سیکوریٹی سے متعلق کئی اعلیٰ سطحی میٹنگ کے بعد اس کی جانچ منگل کو این آئی اے کے سپرد کر دی۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت اسے دہشت گردانہ حملہ کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ دھماکہ میں زخمی ہونے والے مزید کئی افراد کے دم توڑ دینے کے بعد مہلوکین کی تعداد منگل کو بڑھ کر ۱۳ ر ہوگئی۔ مہلوکین میں کم از کم ۶ ر افراد کا تعلق اتر پردیش سے ہے۔ ان میں شاملی سے تعلق رکھنے والے نعمان شامل ہیں جو اپنی دکان کیلئے سامان خریدنے کے مقصد سے ایک روز قبل ہی دہلی پہنچے تھے۔ اس کے علاوہ میرٹھ سے تعلق رکھنے والے محسن بھی جاں بحق ہونے والوں میں شامل ہیں۔ شاملی ضلع کے کھنجھانا کے رہائشی نعمان موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے جبکہ ان کا بھائی امن شدید طور پر زخمی اور ایل این جے پی اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اسی طرح جمن نامی ایک ای رکشہ ڈرائیور نے بھی دھماکے میں دم توڑ دیا۔ اس کے چچا ادریس نے بتایا کہ رات جو جب وہ گھر نہیں لوٹا تو موبائل کے جی پی ایس لوکیشن سے معلوم ہوا کہ وہ لال قلعہ کے قریب تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ''بعد میں ہمیں اس کی لاش اسپتال کے مردہ خانہ میں ملی۔'' جانچ این آئی اے کے سپرد کرنے کا فیصلہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے ذریعہ صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے طلب کی گئی اعلیٰ سطحی میٹنگ کے چند گھنٹے کے بعد آیا۔ امیت شاہ نے اس سے قبل بھی ایک سیکوریٹی اجلاس کی صدارت کی۔

اعظم خان کو ملی خوشخبری، عدالت نے اشتعال انگیز تقریر معاملہ میں کیا بری

اتر پردیش کے سول لائنس تھانہ میں 6 سال قبل سماجوادی پارٹی لیڈر اعظم خان پر درج اشتعال انگیز تقریر معاملہ میں عدالت نے آج فیصلہ ان کے حق میں سنا دیا۔ منگل کے روز ہوئی سماعت میں ثبوت کی کمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اعظم خان کو عدالت نے باعزت بری کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ 2019 کے لوک سبھا انتخاب میں اُس وقت کے ایس ڈی ایم صدر پی پی تیواری کی طرف سے سماجوادی پارٹی لیڈر اعظم خان کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کا معاملہ درج کرایا گیا تھا۔ یہ معاملہ عدالت میں زیر غور تھا۔ اس معاملے میں استغاثہ اور فریق دفاع کی طرف سے آخری بحث مکمل ہو چکی تھی۔ منگل کے روز اس معاملے کی سماعت ہوئی اور اس کے لیے اعظم خان دوپہر میں ہی عدالت پہنچ گئے تھے، جہاں پر معاملے کی سماعت کی گئی۔ سماعت کے بعد ایم پی-ایم ایل اے کورٹ شوبھت بنسل نے ثبوت کی کمی کے باعث سماجوادی پارٹی لیڈر کو بری کرنے کا فیصلہ سنایا۔ یہ معاملہ 2019 کے لوک سبھا میں انتخابی تشہیر کے دوران کا ہے۔ 23 اپریل کو رامپور کے ملک تھانہ حلقہ کے کٹھانا گریا گاؤں میں اعظم خان نے ایک انتخابی جلسہ کو خطاب کیا تھا۔ اس جلسہ میں انھوں نے اُس وقت کے رامپور ضلع مجسٹریٹ انجنے کمار سنگھ، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، وزیر اعظم نریندر مودی اور کانگریس امیدوار سنجے کپور پر تلخ تبصرہ کیا

بالی ووڈ اداکار دھرمیندر اسپتال سے ڈسچارج

بالی ووڈ کے تجربہ کار اداکار دھرمیندر کو ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ پچھلے چند دنوں سے ان کی طبیعت ناساز تھی اور وہ اسپتال میں زیر علاج تھے۔ اہل خانہ اور مداحوں کے درمیان ان کی صحت کو لے کر تشویش پائی جا رہی تھی، تاہم اب ان کی حالت بہتر بتائی جا رہی ہے اور وہ گھر واپس پہنچ گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق دھرمیندر کو بدھ کی صبح تقریباً 7 بجے اسپتال سے چھٹی دی گئی۔ انہیں ایک ایمبولینس کے ذریعے گھر منتقل کیا گیا، جبکہ ان کے بیٹے اور اداکار بابی دیول اسپتال سے ایمبولینس کے پیچھے اپنی گاڑی میں موجود تھے۔ اسپتال انتظامیہ نے ان کے ڈسچارج ہونے کے بعد سکیورٹی بیری کیڈنگ ہٹا دی۔ اہل خانہ نے بتایا کہ اب دھرمیندر کا علاج گھر پر ہی جاری رہے گا۔ پچھلے کچھ دنوں میں بالی ووڈ کے کئی بڑے نام ان کی خیریت دریافت کرنے اسپتال پہنچے تھے۔ شاہ رخ خان، سلمان خان، عامر خان، گووندا اور دیگر اداکار دھرمیندر سے ملاقات کے لیے آئے، مگر وہ آئی سی یو میں ہونے کے باعث زیادہ لوگوں سے نہیں مل سکے۔ اس دوران ان کے بیٹے سنی دیول اور بابی دیول اسپتال میں مستقل موجود رہے اور میڈیا کو صحت سے متعلق تازہ جانکاری دیتے رہے۔ دوسری جانب دھرمیندر کی صحت بگڑنے کے دوران سوشل میڈیا پر ان کے انتقال کی افواہ بھی تیزی سے پھیلنے لگیں۔ ان افواہوں پر ان کی بیٹی ایشا دیول اور اہلیہ ہیما مالنی نے سخت ناراضگی ظاہر کی اور جھوٹی خبروں کو پھیلانے والوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ ایشا دیول نے اپنے سوشل میڈیا پیغام میں کہا تھا، ''پاپا ٹھیک ہیں، ایسی بے بنیاد باتوں پر یقین نہ کریں اور ان کی جلد صحتیابی کے لیے دعا کریں۔''

راحت فاؤنڈیشن مالا پوری کی جانب سے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقسیم انعامات پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد خاتون اسپیکرس کی ایمان پرور اسپیچ سے سامعین مستفید

بیڑ۔ راحت فاؤنڈیشن مالا پوری کی جانب سے ہر سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئز مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ 2025 جاری سال میں بھی یہ مقابلے کامیابی کے ساتھ منعقد کیے گئے جس میں چھوٹی عمر سے لے کر 90 سال کی عمر تک امتحان میں شرکت کا اعلان کیا گیا تھا الحمدللہ پانچویں تا سینئر کلاس کی عمر تک اور گھریلو خواتین ومعلمات نے بھی اس دینی امتحان میں شرکت کی۔ جس کے نتیجے میں بڑی عمر کے خواتین میں بھی سیرت النبی کوئز کو لے کر بڑی جستجو پائی گئی۔ پروگرام کے صدر حافظ قاری مولانا حنیف صاحب موجود تھے۔ مہمانان کی حیثیت سے حاجی محمد علی باگے، ایڈوکیٹ شفیق بھاؤ، حاجی مظہر الدین نعت خواں، فرید دیشمکھ، ڈاکٹر عمران خان پرنسپل شاہین اکیڈمی بیڑ، حافظ طاہر، سفیان منیار موجود موجود تھے۔ خصوصی مہمانوں میں خواتین اسپیکرس حافظہ عالمہ قاریہ محترمہ قاضی فوزیہ باجی قاضی مخدوم، محترمہ حنا کوثر میڈم، محترمہ شیرین جاوید میڈم، محترمہ قاضی واسعہ تقویم میڈم نے ایمان پرور تقریر سے سامعین کی دینی تربیتی رہنمائی فرمائی اور پروگرام کو نہایت کامیابی سے ہم کنار کیا۔ شیخ وکیل احمد سر سید اسکول، شیخ عادل سر سید اسکول صفدر دیشمکھ، ناظم بیگ، شیخ صابر محی الدین، نصیر بیگ، سفیان منیار، حافظ طاہر صاحب، عبد المتین بھائی اور آفرین خان باجی، مسرت باجی، حافظہ ضحیٰ فاطمہ، ریشمہ صابر، فرح خان میڈم، جنت فاطمہ، شفا باجی سایہ ایجوکیشن، انعم باجی سایہ ایجوکیشن اور دیگر ٹیم ممبران اس پروگرام کو کامیاب بنایا۔ چھوٹی جماعت میں گروپ اول میں شیخ عائشہ محمد عقیل اول پانچ ہزار انعام ملت اسکول، شیخ مزمل مختار دوم چار ہزار انعام الفاروق اسکول، شیخ عائشہ حنیف سوم تین ہزار انعام تلواڑہ ضلع پریشد اسکول، باغوان اقصیٰ پرویز دوم انعام، شیخ عالیہ سمیر چہارم ایک ہزار انعام ضلع پریشد تلواڑہ حاصل کرنے میں کامیاب رہیں۔ بڑی عمر والے گروپ میں ثمرین رفعت شیخ ہارون پانچ ہزار روپے اول انعام خاتون خانہ دار، صائمہ ثروت چار ہزار روپے دوم انعام مدرسہ عائشہ للبنات، معین فائزہ نصیر الدین تین ہزار روپے تیسرا انعام جے ہند کالج، شیخ بریرہ فاطمہ محمد تحقیل دو ہزار چوتھا انعام اندرا گاندھی میموریل جونیئر کالج، سیدہ فردوس بریں ایک ہزار پانچواں انعام (ہوم میکر) حاصل کرتے ہوئے زبردست کامیابی حاصل کی۔ انہیں خواتین مہمانان کے ہاتھوں سے نوازا گیا۔ ان کے علاوہ چالیس ترغیبی انعامات اسکولی بیگ اور جیومیٹری باکس دیے گئے۔

مولانا آزاد و چار منچ وقومی شکشک کرمچاری سنگھ کی جانب سے بیڑ کے سر سید اسکول میں قومی انعام یافتہ ادیب، شاعر، اساتذہ کا تہنیتی پروگرام

بیڑ (نامہ نگار) قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ۔ بھارت کی طرف سے سال 2025 میں ⁂ قومی اردو ٹیچر ایوارڈ کا اعلان کیا گیا تھا ان ایوارڈ کی 26 اکتوبر 2025 بروز اتوار صبح 00:9 بجے غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں محب اردو، قومی صدر جناب چوہدری واصل علی گرجر صاحب کی موجودگی اور ایک رسمی استقبالیہ پروگرام میں منتخب حضرات کو تفویض عمل میں آئی اس اہم اجتماع میں مہاراشٹر سے منتخب ایوارڈ یافتہ افراد کو قومی اردو شکشک سنگھ مہاراشٹر کی مجلس عاملہ کی جانب سے شامل کیا گیا تھا تاہم بعض وجوہات کی بنا پر یہ اساتذہ دہلی کا سفر کرنے سے قاصر تھے۔ اس لیے ان کی حوصلہ افزائی اور استقبالیہ کے لیے آج بتاریخ 11 نومبر 2025ء بروز منگل صبح 11 گیارہ بجے بہ ضمن یوم پیدائش بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد اس تہنیتی تقریب کا مقامی سطح پر بتعاون سر سید اسکول زم زم کالونی بیڑو بزم احباب اردو ادب بیڑ نیز زیر اہتمام عابد خان حمید خان صدر قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ اس تہنیتی اجلاس کی صدارت قاضی مخدوم مدیر اعلی روزنامہ تعمیر سیاست کی۔ ایوارڈ یافتگان تا حیات کارنامہ ایوارڈ جناب ارشد صدیقی صاحب جناب سید ممتاز علی امیر علی ہاشمی صاحب مثالی معلم/معلمہ نیشنل ایوارڈ 1 محترمہ حنا کوثر وجہی الدین صدیقی صاحبہ اہلیہ سید توشیق صاحب بیڑ 2 محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ محمد حسین صاحب صدر معلمہ عبدالعزیز اردو اسکول بیڑ 3 محترمہ قاضی رخشندہ تصیر مظفر الدین صاحب سر سید اسکول بیڑ 4 جناب شیخ ضمیر شیخ شیر محمد صاحب نیشنل ہائی اسکول بیڑ 5 شیخ محمد عدیل شیخ جمیل صاحب سر سید اسکول بیڑ معلوم ہو کہ اسی کے ساتھ دوران پروگرام بیاد مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالکلام آزاد وچار منچ کی جانب سے مقامی اہل قلم حضرات کو ان کی اردو زبان وادب کی گرانقدر خدمات کے اعتراف میں اعزاز نامہ بدست معزز مہمان پیش کیا گیا اور بالخصوص مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے نو منتخب کارگزار صدر حسین اختر کا پرتپاک استقبال کیا گیا مولانا ابوالکلام آزاد اعزاز نامہ جناب ارشد صدیقی صاحب جناب ندیم مرزا صاحب غلام ثاقب صاحب (تینوں حضرات ادیب شاعر، مصنف، مبصر، افسانہ اور افسانچہ نگار) مدعو مہمانجناب سید سلیم صاحب سابق رکن اسمبلی جناب حسین اختر نو منتخب کارگزار صدر مہاراشٹر اردو اکیڈمی سمندر خان صاحب بیاوکر اڈ صاحب سابق ڈپٹی [illegible] ای او مشتاق انصاری صاحب سیکریٹری پیپلز ایجوکیشن سوسائیٹی بیڑ جناب اسلم انوری صاحب سیکرٹری سلام ایجوکیشن سوسائیٹی بیڑ اس پروگرام میں طلباء وطالبات کے ساتھ معزز شہریان بیڑ نے کثیر تعداد میں شرکت کی، ابتداء میں قاضی مجیب الرحمٰن نے مولانا ابوالکلام آزاد کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالی، جبکہ مومن توصیف نے نظامت کے فرائض عمدگی سے انجام دیے اس با مقصد پروگرام پر شیخ عادل سر اظہار تشکر ادا کیا

اٹھ مسلمان ۔۔۔۔۔۔ شیخ مجیب ہے میدان

تحریر
۔سید فاروق احمد قادری

دو دسمبر کو بیڑ نگر پریشد کے لیے ووٹنگ ہوگی 65 ہزار سے زائد مسلم ووٹنگ والے بیڑ شہر میں بہت زمانے کے بعد یہ موقع آیا ہیکہ کوئی مسلمان اس خاص کوٹہ سے صدر بلدیہ کی کرسی تک پہنچ سکتا ہے جو اسے مطلوب ہے اتفاق سے ان کی ایک اہلیہ کے سرٹیفکیٹ اس شرط پر پورے اترتے ہیں۔۔۔ مسلمان سمیت دیگر اقوام بھی ان کے ساتھ ہیں اس لیے جو بھی مسلم دوست پارٹی ان کا ساتھ دے گے وہ فائدے میں رہیگی اس طرح کے چرچے عام ہیں اسی طرح ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخابات کا وقت آچکا ہے۔ ایسے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ مسلمان برادری پوری سمجھداری کے ساتھ فیصلہ کرے۔ ہر وارڈ میں صرف ایک مسلم امیدوار میدان میں ہو، تاکہ مسلمان امیدوار کھڑے ہوتے ہیں تو ووٹ تقسیم ہو جاتے ہیں، اور نقصان صرف ہمارے اپنے امیدوار کو ہوتا ہے۔ ہماری گذشتہ غلطیوں سے سبق لیتے ہوئے اب ووٹ تقسیم نہ ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ وارڈ بندی میں کئی ایسے علاقے ہیں جہاں مسلم آبادی تقریباً تین ہزار ہے، جب کہ غیر مسلم آبادی ڈھائی ہزار کے قریب ہے۔ اگر دو

مسلمان امیدوار کھڑے ہوتے ہیں تو ووٹ تقسیم ہو جاتے ہیں، اور نقصان صرف ہمارے اپنے امیدوار کو ہوتا ہے۔ ہماری گذشتہ غلطیوں سے سبق لیتے ہوئے اب وقت ہے کہ ہم ایک جھوٹ بن کر اپنی طاقت دکھائیں۔ اختلافات کو بھلا کر اتحاد کے ساتھ ایک ہی امیدوار کو کامیاب کریں۔ یہی وقت ہے کہ ہم اپنی اجتماعی سوچ کو مضبوط کریں اور اپنے ملت کے مفاد کے لیے سمجھداری سے ووٹ دیں۔ یاد رہیکہ شیخ مجیب کا نام عزت واحترام سے لیا جاتا ہے۔ وہ ایک باصلاحیت، باکردار اور ہمدرد انسان ہیں۔ گزشتہ دس برسوں سے وہ "سٹی زن" نامی اخبار چلا رہے ہیں، جو عوامی مسائل کو بے باکی سے اجاگر کرتا ہے۔ ان کی تحریروں اور جدوجہد نے عوام میں بیداری پیدا کی ہے۔ ناانصافی کے خلاف ان کی آواز ہمیشہ بلند رہی ہے۔ ایسے نڈر، ایماندار اور باشعور انسان ہی عوام کی صحیح نمائندگی کر سکتے ہیں۔ آیئے، ہم سب مل کر ایک ہی آواز میں اتحاد کا پیغام دیں اور اپنی برادری کو مضبوط بنائیں۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

اُردو اور اُردو کا حق

اسے زندہ رکھنا ہماری ذمہ داری اور ہماری تہذیبی امانت ہے!

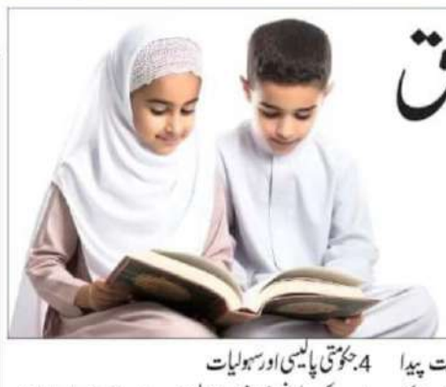

مومن فیاض احمد

9 نومبر کو دنیا بھر میں عالمی یوم اردو منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد اردو زبان کی اہمیت، اس کے تاریخی پس منظر اور معاشرتی کردار کو اجاگر کرنا ہے۔ اردو ایک وسیع، شیریں، تہذیبی اور مہذب زبان ہے جس نے صدیوں سے برصغیر کی تاریخ، ادب، فن، ثقافت اور مذہب میں گہرا اثر چھوڑا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم واقعی اردو کا حق ادا کر رہے ہیں؟ کیا صرف سال میں ایک دن پروگرام کر لینا کافی ہے؟ یا ہمیں اردو کے حقیقی فروغ کے لیے روزانہ کی بنیاد پر عملی اقدامات کرنے چاہئیں؟

اردو کے مثبت پہلو

1. ثقافتی ورثہ اور ادبی عظمت

اردو ادب نے ہمیں ایسے عظیم شاعر دیے جنہوں نے دنیا بھر میں اس زبان کا نام روشن کیا۔ اقبال، غالب، میر، فیض، جوش اور فراق جیسے اساتذہ نے اردو کو عالمی زبانوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔

2. مذہبی اہمیت

اردو برصغیر میں مذہبی تعلیمات کی بنیادی زبان ہے۔ قرآن کی تفاسیر، احادیث، فقہ اور ہزاروں اسلامی کتابیں اردو میں موجود ہیں، جو عوام کی فہم و تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

3. مختلف زبانوں اور تہذیبوں کو جوڑنے والی زبان

اردو کی سب سے بڑی طاقت اس کا ملا جلا لسانی مزاج ہے۔ یہ عربی، فارسی، ہندی، ترکی، سنسکرت اور مقامی بولیوں کا حسین امتزاج ہے۔ اسی لیے اسے زبانی وحدت کی زبان کہا جاتا ہے۔ اردو نے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب کو ایک دھاگے میں پرویا، اور مشترکہ تہذیب کا پل ثابت ہوئی۔

4. جنگِ آزادی ہند میں اردو کا کردار

اردو صرف ادب کی زبان نہیں رہی، یہ آوازِ انقلاب بھی بنی۔ 1857 کی جنگِ آزادی ہو یا اس کے بعد کی تحریکیں، اکثر سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے جیسے نعروں نے قوم میں غیرت، اتحاد اور جذبۂ حریت پیدا کیا۔ اردو شاعری نے ہندوستان کی آزادی کے جذبے کو مضبوط کیا اور ظلم کے خلاف قوم کو کھڑا کیا۔

اردو کے منفی پہلو

1. زبان کا بتدریج زوال

انگریزی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے اردو کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اسکولوں، اداروں اور ملازمتوں میں اردو کا مقام محدود ہوتا جا رہا ہے۔

2. محدود استعمال

بہت سے لوگ اردو کو ماضی کی زبان سمجھ کر اس کی افادیت سے دور ہو رہے ہیں۔ یہ رویہ اردو کے مستقبل کے لیے خطرناک ہے۔

3. تعلیمی معیار میں کمی

اردو اساتذہ کی کمی، جدید تدریسی مواد کا فقدان، اور سبق کو غیر اہم سمجھنے کی عادت طلب نے اردو کی تدریسی بنیاد کو کمزور کیا ہے۔

حلِ اردو کا تحفظ کیسے ممکن ہے؟

1. تعلیمی اداروں میں اردو کا فروغ

اردو کو باوقار اور سائنسی طریقے سے پڑھانے کی ضرورت ہے۔ نئے نصاب، جدید مواد اور تربیت یافتہ اساتذہ اردو کو زندگی بخش سکتے ہیں۔

2. میڈیا اور ٹیکنالوجی میں اردو کی شمولیت

اردو بلاگز، ویب سائٹس، یوٹیوب چینلز، موبائل ایپس اور سوشل میڈیا پیجز اردو کو نئی نسل میں مقبول بنا سکتے ہیں۔

3. ادبی سرگرمیوں کی سرپرستی

نئی تخلیقات، افسانے، شاعری، ڈرامے اور تحقیقی کام کو بڑھاوا دینا ہوگا تاکہ زبان جدید دور کے ساتھ چل سکے۔

4. حکومتی پالیسی اور سہولیات

اردو کے لیے خصوصی فنڈ، اسکالرشپ، ریسرچ سنٹر، اور اساتذہ کی تعداد بڑھانا لازم ہے۔ عالمی یوم اردو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ زبان ہماری شناخت، تہذیب، تاریخ اور اجتماعیت کا روشن چراغ ہے۔ اگر ہم اردو کو صرف تقریبات تک محدود رکھ دیں گے تو یہ چراغ دھندلا جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم روزمرہ زندگی، تعلیم، ٹیکنالوجی، تحریر و تقریر ہر میدان میں اردو کا وقار بلند رکھیں۔ اردو کا حق تب ادا ہوگا جب ہم اسے زندگی کا حصہ بنائیں، نہ کہ صرف ایک دن کی زینت۔ اردو ہماری تاریخ بھی ہے، ہمارا حال بھی، اور ہمارا روشن مستقبل بھی۔ اسے زندہ رکھنا ہماری ذمہ داری اور ہماری تہذیبی امانت ہے۔

غزل

میں لوگوں سے ملاقاتوں کے لمحے یاد رکھتا ہوں میں
باتیں بھول بھی جاؤں تو لہجے یاد رکھتا ہوں
سرِ محفل نگاہیں مجھ پہ جن لوگوں کی پڑتی ہیں نگاہوں
کے معانی سے وہ چہرے یاد رکھتا ہوں
ذرا سا ہٹ کے چلتا ہوں زمانے کی روایت سے کہ جن
پہ بوجھ میں ڈالوں وہ کاندھے یاد رکھتا ہوں
میں یوں تو بھول جاتا ہوں خراشیں تلخ باتوں کی مگر جو
زخم گہرے دیں وہ رویے یاد رکھتا ہوں

فہد شاہ ہمدانی

صبح کی خبر ہوا کے جھونکے کی طرح آئی: "ڈی جے ہالی کے جی ہالی کیس کے سبھی ملزمان کو پانچ سال بعد ضمانت مل گئی۔"

مسلم کالونی کے ایک تنگ و تاریک کمرے میں، عائشہ اپنے بچوں کی اسکول کی یونیفارم تہہ کر رہی تھی۔ ہاتھ کپکپا رہے تھے، دل کی دھڑکن تیز تھی۔ یہ پہلی بار تھا جب برسوں بعد اس کی آنکھوں میں اُمید کی دھیمی روشنی جھلکی۔

اس کا شوہر، ندیم، ابھی اُن خوش نصیبوں کی فہرست میں نہیں تھا۔ مگر اُس صبح اس نے دل میں چپکے سے سوچا شاید اگلی بار، شاید جلد ہی، اس کا نام بھی آئے گا۔

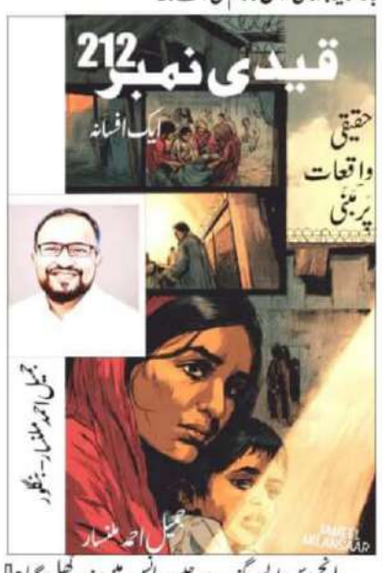

پانچ برس ایسے گزرے جیسے سانس میں زہر گھل گیا ہو۔ ایک گرفتاری، نہ ختم ہونے والی عدالتی پیشیاں، اور یو اے پی اے کی طول پکڑتی سزائیں جو جرم کی رفتار سے بھی سست ہیں۔ عدالت نے تازہ حکم میں یہ اشارہ دیا کہ اس سنگین قانون کا اطلاق "شاید" بچایا جا سکتا تھا۔ یہ الفاظ اُن گھروں کے لئے مثل چراغ تھے، جو برسوں سے انتظار کو ہی زندگی سمجھ بیٹھے تھے۔

عائشہ نے اخبار میں لکھی وہ جملہ بار بار پڑھا: "بچایا جا سکتا تھا۔" اسے قانونی ترجمہ نہیں آتا تھا مگر وہ سمجھ رہی تھی کہ یہ اُمید کی زبان ہے اور اُمید ہی وہ نازک ساز تھی جو برسوں سے اس کی سانسوں میں بج رہی تھی۔

اس کے بچے، جو گرفتاری کے وقت پانچ اور آٹھ برس کے تھے، اب دس اور تیرہ سال کے ہو چکے تھے۔ چھوٹی بیٹی کو اب ابّو کی ہنسی یاد بھی نہیں رہی۔ بیٹا دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنا چھوڑ چکا ہے۔ کہتا ہے، "ابّو کے بغیر کھیل میں مزہ نہیں آتا۔"

ہر ہفتے وہ لمبا راستہ طے کر کے جیل جاتی ہے۔ دھول بھری گلیاں، شہر کا دھکا دینے والی ٹریفک، اور وہی پرانا پہرہ دار جو اس کی تھکی مسکراہٹ کو پہچان چکا ہے۔ چند منٹ شیشے کے پار بات ہوتی ہے: "جلد ہی..." ندیم ہمیشہ کہتا ہے، "پہلے ضمانتیں شروع ہوں گی ہیں، ہماری بھی باری آئے گی۔"

"جلد ہی" ایک لفظ اُمید بھی ہے، اور عذاب بھی۔

جب پچھلے دنوں چند لوگ ضمانت پر رہا ہوئے، گلیوں میں جشن منایا گیا۔ سوشل میڈیا پر مبارکباد کے سیلاب آ گئے، جیسے برسوں کی جدوجہد اور ماؤں کی راتوں کی سیاہی ان فیس بک پوسٹوں اور ٹویٹس میں سمٹ گئی ہو۔ تصویروں میں مسکراتے وہ لوگ بھی نظر آئے جو کبھی ایک تاریخ سماعت پر بھی موجود نہیں تھے، جنہیں عدالتوں کے طویل کمرے اور جیل کے سناٹے کی بو تک نہیں معلوم۔

کچھ سیاسی رہنما، جو پانچ سال تک خاموش تماشائی بنے رہے، اب انصاف اور انسانی حقوق کے نعرے بلند کرنے لگے۔ ان کے چہروں پر وہ تیار شدہ ہمدردی تھی جو کیمروں کے سامنے اچھی لگتی ہے۔ بینر اور پمفلٹ چھپے، رہائی پانے والوں کے نام اور چہروں کے ساتھ، جیسے یہ کاوش کسی فرد یا جماعت کی ذاتی فتح ہو۔

عائشہ نے اپنے مدھم روشنی والے کچن سے دیکھا کیسے دوسرے قیدیوں کی تصویروں والے بینر گلی میں لگتے جا رہے تھے، ان کے گھروں پر قافلے آ رہے تھے، اور کیمرے ان کے آنسوؤں کو خبر بنا رہے تھے۔ ندیم کا نام کہیں نہیں تھا، اس کے گھر پر کوئی قدم نہیں پڑا۔ نہ کوئی سیاسی قافلہ، نہ کوئی ٹی وی چینل۔

اس لمحے عائشہ کو احساس ہوا کہ کچھ انصاف عدالتوں میں ہوتا ہے، اور کچھ انصاف صرف تصویروں اور تقریروں میں۔ اس کا شوہر ابھی بھی قیدی نمبر ۲۱۲ تھا، مگر اس کی کہانی ابھی بھی خاموشی میں قید تھی، اور خاموشی کو کبھی کوئی کریڈٹ نہیں دیتا۔

ایک دوپہر، گھٹن بھری ہوا میں، وہ پھر بچوں کے ساتھ جیل پہنچی۔ ندیم پہلے سے لاغر نظر آ رہا تھا مگر آنکھوں میں ابھی روشنی باقی تھی۔ "کہتے ہیں عدالت نے مانا ہے کہ قانون غلط لگایا گیا تھا..." وہ مسکرانے کی کوشش کرتا رہا۔

عائشہ نے قریب ہو کر کان میں کہا، "جب آپ گھر آئیں گے، بیٹا آپ سے نماز پڑھنا سیکھنا چاہتا ہے۔ کہتا ہے امی کی طرح نہیں سیکھنا۔"

ندیم ہنس پڑا، وہ ہنسی پانچ سال کی خاموشی کو چیرتی ہوئی نکلی، جیسے باسی قید خانے میں کوئی پرانا ساز بج اُٹھا ہو۔ پہرہ دار نے ہاتھ سے اشارہ کیا، وقت ختم۔

ایک دن ایک ایسا جب سنہری سورج آہستہ آہستہ شام کے گلے لگنے لگا، عائشہ کی دنیا پر ایک سنگین پردہ سا چھا گیا، رنگ مدھم ہو گئے۔ خاموشی بھاری سی تھی، یادوں کے بوجھ تلے دل دکھی تھا جو ملنے کو تیار نہ تھے۔ مگر اسی اداس شام کے بیچ، ایک تنہا تارہ جرات مندانہ چمکا بھی اس شام ایک خط آیا۔ نہ وکیل کی طرف سے، نہ کسی سرکاری کاغذ پر۔ یہ ندیم کے سیل کے ساتھی کا خط تھا، جو پچھلے ہفتے ضمانت پر باہر آیا تھا۔ خط میں صرف چند الفاظ تھے: "بھائی نے کہا تھا، اگر میں پہلے باہر نکلوں تو عائشہ سے کہنا ٹوٹنا نہیں۔ وہ آئے گا۔ شاید اس دروازے سے، شاید اُن الفاظ سے جو انہوں نے اب لکھ دیے ہیں۔ عدل سو سکتا ہے، مگر ہمیشہ کے لئے مر نہیں سکتا۔"

عائشہ نے خط سینے سے لگا لیا۔ برسوں بعد اُس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے۔ اُسے لگا، کہیں نہ کہیں، وقت کا بندکواڑ ذرا سا کھل گیا ہے، نہ کسی عدالت میں، نہ کسی اخبار میں، بلکہ اس آسمان کے نیچے، جہاں دعائیں کبھی راستہ بھولتی نہیں، چاہے قانون جتنا بھی تاخیر کر دے۔

غزلوں کی حقیقت کو بھی اردو نے ہی جانا
انساں کی ضرورت کو بھی اردو نے ہی جانا
شاعر تو بہت آئے مگر جانِ لو لوگوں
اقبال کی شہرت کو بھی اردو نے ہی جانا
لکھتا ہے کوئی شاعری اور کوئی کہانی
ان سب کی فضیلت کو بھی اردو نے ہی جانا
ماہر ہیں جو اردو میں وہ سب ہند کہ کیوں ہیں
اس ملک کی زینت کو بھی اردو نے ہی جانا
مشہور ہوئے تھے کبھی اقبال وہ حالیؔ سی
اب خواب کی طاقت کو بھی اردو نے ہی جانا

نعمت اللہ رضا

احمد عارف

افسانہ

ناجو کا ادھار

کپڑے تو ہاتھوں ہاتھ بک گئے سب ادھار کھاتے میں، اب سنگھ کا قرضہ بھرنا مشکل نظر آنے لگا تو احتیاطاً میں نے رزاق سے کہا کہ لالہ جی سے پانچ ہزار ادھار لے لو وصول باقی میں اس کی بھرپائی ہو جائے گی۔ پھر ہم دونوں لالہ جی کے گھر گئے اور لالہ جی نے سو پیچھے ماہانہ دس روپیے کے حساب سے پانچ سو کاٹ کر ساڑھے چار ہزار رزاق کے ہاتھوں تھما دیے۔ اس میں سے رزاق نے ہزار روپیے موبائل فون پر خرچ کئے بچے تین ہزار پانچ سو میں سنگھ کے ہفتہ واری قسط اور لالہ جی کا سود وقت پر ادا ہوا بھی تو سنگھ کے چوبیس ہفتے اور باقی رہ گئے تھے۔

اس دوران وصول باقی ہونے بھی لگی تو اس میں چار چھے ہفتے سنگھ کا قرض اور لالہ جی کے سود کی ادائیگی مشکل سے ہو پائی پھر وصول باقی کھٹائی میں پڑ گئی اور رسوائی کا ڈر ستانے لگا تو رزاق کے میں نے پاؤں پڑے پھر کہا کہ مجھے بدنام ہونے سے بچالے تو وہ کہنے لگا: "ادھار کی کیا ماں مری ہے؟"

ہفتہ بھرنے میں دیر نہیں لگتی جی! میں نے جو کہا اور وہ سوچے نہ سمجھے سلیم بیوپاری سے پانچ ہزار ادھار لے آیا اور بعد میں کہا کہ سلیم نے سو پیچھے ہفتہ دس روپیے کے حساب سے پانچ سو پیشگی میں کاٹ لیے۔ ہاتھ لگے ساڑھے چار ہزار روپیے صرف پانچ چھ ہفتوں میں پتہ نہیں کیسے ختم ہوئے۔ اب حال یہ ہے کہ لالہ جی اور سلیم بیاج پر بیاج کی بات کر رہے ہیں اور ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے ہیں۔ میں تو تنگ آ گئی ہوں منی آپا" قرض دار چھاتی پر سوار ہیں" پتہ نہیں اب آگے کیا ہونے والا ہے۔

ناجو کہتے کہتے رو پڑی ہوئی تو منی نے جیسے اس کی ہمت افزائی کی۔

"قرض خواہ کے سامنے رہنا منہ چھپا کر پھرنے سے بہتر ہے۔"

"سچ کہا منی آپا تو نے کہ ان کے بھروسے کو یوں بھی بحال رکھنا کوئی مشکل کام نہیں تھا پر وہ بھی تو فرصت لیں تب نا۔"

ناجو نے قدرے مایوسی سے کہا اور چائے بنانے کے لیے اسٹوو سلگانے لگی۔ اس دوران منی کی نظر برتن بھانڈے پر گئی اور ان میں کمی کا اندازہ بھی کر لیا پر چپ رہی کہ مزید کچھ کہنا مصیبت مول لینے سے کم نہیں تھا اور وہ چائے بننے تک کا انتظار کرتی رہی۔ چائے بنی تو بچے بھی آ گئے۔ سب نے مل کر چائے پی پھر منی نے بچوں کو دس دس روپیے دیے تو وہ جھٹ سے چوکھٹ پار کر کے خواجہ بھئی کی دکان کی طرف دوڑ پڑے تب ناجو دروازے سے جھانک کر باہر دیکھنے لگی تو منی نے یوں ہی پوچھا:

"کیا سلیم آنے والا ہے؟"

"نہیں منی آپا یہ اس کے آنے کا وقت نہیں۔ وہ تو اکثر رات میں ہی آتا ہے اور لالہ جی صبح سویرے۔"

ناجو نے ذرا مڑ کر کہا اور منی اٹھ کر ساڑی جھٹکنے لگی۔

"اب میں چلتی ہوں!" منی نے کہا اور سر پے پلو ڈال کر چوکھٹ سے باہر آئی۔ پیچھے اس کے ناجو چلی آئی اور عین اس وقت رزاق کو چال میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر دم بخود ہوئی۔

رزاق کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چمڑے کی بیگ تھی جس میں وہ آٹو رکشا کے کاغذات رکھا کرتا تھا۔

ناجو کو گماں ہوا کہ کہیں رزاق نے رکشا بیچ تو نہیں دیا پر ایسا ہوا نہیں جب رزاق ناجو کے قریب آیا منی کو سلام کیا پھر کہا کہ:

"ادھار کی کیا ماں مری ہے!" دیکھ تو رکشے کی ضمانت پر فنانس سے پچیس ہزار کا قرض لایا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے رزاق نے بیگ ذرا اوپر اٹھا کر ناجو اور منی کی آنکھوں کے سامنے لہرا کے جھٹ سے کمرے میں داخل ہوا۔

رزاق کے بدلے ہوئے رویے کو دیکھ کر ناجو نے منی کو جانے سے روک لیا۔ پھر وہ دونوں آہستہ سے کمرے میں چلے آئے۔ اس وقت تک رزاق نے روپیے بیگ سے نکال کر چٹائی پر رکھ دیے تھے۔

"منی آپا! تو بتا کیا میں غلط آدمی ہوں؟"

بالکل نہیں!" منی نے اپنائیت سے کہا تو رزاق بہت خوش ہوا اور آستین چڑھا کر کہنے لگا: "اپنے نصیب میں تو روز کنواں کھود کر پانی پینا ہے اور یہ بات ناجو کی سمجھ میں نہیں آئی تو میں کیا کروں؟"

"سچ کہا تو نے رزاق!" منی بیچ میں بول پڑی تب ناجو نے منی کو ترچھی نظروں سے دیکھا پھر رزاق کہنے لگا: اب تو میری بات دھیان سے سن۔ پچیس ہزار کے قرض میں بیاج کے آٹھارہ سو کٹ کر ملے تیئیس ہزار دو سو روپیوں میں سے پانچ ہزار سلیم بیوپاری اور پانچ ہزار گروجی کو دے کر آیا ہوں کہ یہ دونوں معاملے صرف اصل پر نپٹائے گئے۔ تو بھی سنگھ کا باقی حساب صاف کر دے۔ تو نا کہتی تھی سنگھ سے تیرے تعلقات اچھے ہوں گے تو قرض حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

ناجو کے ہاتھوں روپے تھماتے ہوئے رزاق نے کہا تو وہ جھٹ سے بولی: ایسے ادھار کا کیا فائدہ جی جو" کپڑے آنے" تک کی مہلت بھی نہ ملے۔۔۔

ختم شد

محمد قمر عالم ندوی

مولانا ابوالکلام آزادؒ عظیم مجاہد آزادی

علم و اتحاد کے علمبردار

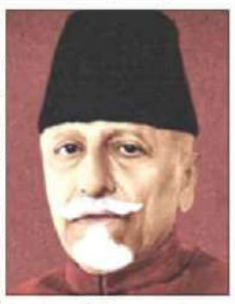

مولانا ابوالکلام آزادؒ برصغیر کے عظیم رہنما، عظیم مجاہد آزادی، مفکر، مصلح اور عالم دین تھے۔ آپ کا اصل نام ابوالکلام محی الدین احمد تھا۔ آپ ۱۱ نومبر ۱۸۸۸ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا خیرالدین ایک جید عالم دین تھے، جبکہ والدہ کا تعلق ایک معزز عرب خاندان سے تھا۔ آپ کا خاندان مکہ مکرمہ میں طویل عرصہ مقیم رہا، بعد میں مولانا خیرالدین ہجرت کر کے کلکتہ (ہندوستان) تشریف لائے، جہاں یہ خاندان ہمیشہ کے لیے آباد ہو گیا۔ مولانا آزادؒ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر اپنے والد اور دیگر بزرگ علماء سے ہوئی۔ قرآن، حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق، عربی و فارسی ادب میں انہوں نے کم عمری ہی میں مہارت حاصل کر لی۔ جدید علوم اور سیاسی افکار سے بھی انہوں نے ذاتی مطالعہ کے ذریعے گہری واقفیت حاصل کی، جس نے انہیں ایک ہمہ جہت مفکر بنا دیا۔

آزادی کی تحریک میں مولانا آزادؒ کا کردار نمایاں ترین تھا۔ انہوں نے اپنے اخبارات الہلال (۱۹۱۲ء) اور البلاغ کے ذریعے قوم میں آزادی کی روح پھونکی۔ ان کی تحریروں نے انگریزی حکومت کو لرزا دیا، جس کے نتیجے میں ان پر بار بار پابندیاں لگیں اور انہیں رانچی، علی پور، احمد نگر قلعہ اور دیگر جیلوں میں چار مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ مگر مولانا آزادؒ نے ہر حال میں اپنے نظریے اور قوم کی آزادی کے عزم سے پیچھے ہٹنے سے انکار کیا۔

ملک کی آزادی کے بعد جب تقسیم ہند کے موقع پر بہت سے مسلمان پاکستان ہجرت کر رہے تھے، تو مولانا آزادؒ نے جامع مسجد دہلی میں ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ انہوں نے مسلمانوں کو وطن چھوڑنے سے روکتے ہوئے فرمایا: یہ ملک تمہارا ہے، تم اس کے وارث ہو، یہاں کی مٹی تمہاری ہے، یہاں کے درخت تمہارے ہیں۔ اگر آج تم یہاں سے چلے گئے تو تمہاری آئندہ نسلیں تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ خطاب آج بھی ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں میں وطن سے محبت، استقامت اور وفاداری کا پیغام دیتا ہے۔

آزادی کے بعد مولانا آزاد آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مقرر ہوئے۔ انہوں نے تعلیم کے فروغ کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC)، IITs اور متعدد تعلیمی اداروں کے قیام میں ان کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی مشہور تصنیف "غبارِ خاطر" ان کے فکری، ادبی اور روحانی مقام کا شاہکار ہے، جو انہوں نے قید کے دوران احمد نگر قلعہ جیل سے لکھی۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ کا انتقال ۲۲ فروری ۱۹۵۸ء کو نئی دہلی میں ہوا، اور وہ وہیں جامع مسجد دہلی کے قریب مدفون ہیں۔ مولانا آزادؒ کی علمی و قومی خدمات کے اعتراف میں ان کی یوم پیدائش ۱۱ نومبر کو "نیشنل ایجوکیشن ڈے" (قومی تعلیمی دن) کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، پٹنہ نے بھی اپنے اکیڈمک کیلنڈر میں اس دن کو شامل کیا ہے تاکہ نئی نسل کو مولانا آزادؒ کی علمی، تعلیمی اور قومی خدمات سے روشناس کرایا جا سکے۔

دعا ہے کہ ہماری قوم کے بچے مولانا ابوالکلام آزادؒ کے نقش قدم پر چل کر علم، محنت، اتحاد اور خدمت وطن کے جذبے کو اپنائیں، خود بھی ترقی کریں اور اس ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا نمایاں کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مولانا آزادؒ کے فکر و کردار سے سبق لینے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قاری رئیس احمد خان
چرہ محمد پور فیض آباد ضلع ایودھیا، یوپی

زبان کی حفاظت کی جائے

جس سے تہذیب کی حفاظت ہو سکے

اردو صرف زبان ہی نہیں بلکہ مکمل تہذیب بھی ہے جو یہاں کی گنگا جمنی تہذیب کو فروغ دینے میں ابتدا ہی سے اردو زبان اہم کردار ادا کر رہی ہے اور اردو زبان کو وطن عزیز بھارت میں دوسری زبان کا درجہ بھی حاصل ہے، ایسی صورت میں کیا سرکاری سطح پر بھی یوم اردو منایا جا رہا ہے، اور اگر نہیں منایا جا رہا ہے تو یہ اردو زبان کے ساتھ کھلی ہوئی ناانصافی ہے، جبکہ یہی وہ زبان ہے کہ جس نے مجاہدین آزادی کو انقلاب زندہ باد جیسا نعرہ دیکر ملک کو آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھی، افسوس ہے کہ آج یوم اردو منانے کے بجائے آج اسی زبان کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے، اردو زبان ایک لشکری زبان ہے جو ساری زبانوں سے کشید کی گئی ہے یہی وجہ ہیکہ اردو زبان کی شیرینی اور اس کی مٹھاس سے کل بھی لوگ متاثر ہو رہے تھے اور آج بھی ہو رہے اور آئندہ بھی لوگ متاثر ہوتے رہیں گے، محبان اردو کے لیے یہ بات باعث افسوس ہے کہ اس رس بھری اردو زبان کو اب تک سرکاری سطح پر وہ مقام نہیں مل سکا جو اردو زبان کو ملنا چاہیے تھا آخر ایسا کیوں؟

کیا صاحبان اقتدار کی نظروں میں اردو زبان کی وہ اہمیت نہیں ہے جس کی وہ مستحق ہے، محبان اردو کو اس وقت بہت زیادہ تکلیف پہونچتی ہے جب لوگ اردو زبان کو ایک خاص طبقہ کی زبان کہہ کر زہر افشانی کر کے ہندوستانی زبان وتہذیب کو بگاڑنے کا کام کرتے ہیں، اردو زبان کو فروغ دینے میں جو سرکاری یا غیر سرکاری ادارے، تنظیمیں، مدارس و مکاتب اور اردو میڈیم سے چلنے والے تعلیمی ادارے وغیرہ آج یوم اردو منا رہے ہیں وہ سب کے سب مبارکباد کے مستحق ہیں، کاش ہمارے وطن عزیز بھارت میں ہندی زبان کی طرح اردو زبان کو بھی سرکاری سطح پر سرپرستی حاصل ہوتی تو آج اردو زبان کا مقام کچھ اور ہی ہوتا تحریر کے اختتام پر خاکسار کی جانب سے لوگوں کے لیے بطور پیغام ہے کہ اردو زبان کی حفاظت کی جائے کہ جس سے تہذیب کی حفاظت ہو سکے۔

غزل

راہِ محبت میں کھو گیا ہوں میں
جیسے تیری یادوں میں سو گیا ہوں میں
تیری باتوں کے سامنے میرا کوئی بس نہیں
تری اداؤں پہ پاگل ہو گیا ہوں میں
تیرے عشق میں اتنا کھویا رہتا ہوں میں
لگتا ہے جیتے جی مر گیا ہوں میں
ہر گلی تجھے ڈھونڈتا رہا
تو نہ ملی، بے چین ہو گیا ہوں میں
کیسا حال کیا تُو نے عظمت کا
یہ دیکھ کر دَنگ ہو گیا ہوں میں

عظمت انصاری
جامعہ دارالہدیٰ ہنگ

غزل

ہر سمت نیا شہر بنے نقش مکاں ہیں
پھر بھی وہی تنہائی کے ویرانے نشاں ہیں
اک عکس تغیر ہے کہ ٹھہرا نہیں اب تک
ہم وقت کی رفتار سے آگے بھی رواں ہیں
آواز اگر سانس میں ڈھل جائے تو سننا
ہم بھی تو کسی درد کے خاموش مکاں ہیں
کس لمحہ تنہائی میں محسوس یہ ہوتا
ہم خود سے بچھڑنے کی مسافت پہ رواں ہیں
دنیا کے تماشے کا الگ دیکھ لو منظر
تاریخ کے چہروں پہ جو یہ گرد فغاں ہیں
سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ کوئی اشک ہی رکھ دے
صحرا ہیں بیاباں ہیں پیاسوں کے جہاں ہیں
چہرے کو ہمارے بھی ذرا غور سے دیکھو
ہم وقت سے ہارے ہوئے اک شاہ جہاں ہیں
اب خواب کے خیمے سے جو نکلو تو پتا ہو
جنگل کی نہیں آگ یہ زخموں کے دھواں ہیں
شبنم تو کسی دھوپ کی ہوتی نہیں طالب
خوابوں کے نئے رنگ میں احساس جواں ہیں

شاہینہ خاتون شبنم

ہم نشیں کے زیر اہتمام محفلِ طنز و مزاح کی شاندار نشست

بھیونڈی : شہر کی معروف علمی اور ادبی تنظیم ہم نشیں نے شہر ادب بھیونڈی میں ادبی فضا کو ہموار کرنے اور شہر کے جونیر اور سینیر ادبا کو پلیٹ فارم مہیا کرنے کی غرض سے ماہانہ ادبی نشستوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس ضمن میں دوسری ماہانہ ادبی نشست بعنوان محفل طنز و مزاح کا انعقاد 7 نومبر بروز جمعہ شام سات بجے حمدیہ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج میں کیا گیا۔ اس یادگار ادبی تقریب کی صدارت معروف صحافی و شاعر عبدالجلیل انصاری نے فرمائی۔ محفل کا آغاز معلم مختار احمد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدر ہم نشیں عامر قریشی نے مہمانانِ گرامی کا تعارف اور پرتپاک استقبال کیا۔ تقریب کا افتتاح حمدیہ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج کے پرنسپل صدیقی ساجد سلیم نے کیا اس موقع پر آپ نے طنز و مزاح کی اہمیت اور اس کی معاشرتی افادیت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مضامین کے سلسلے کا آغاز ہوا نسیم اقبال مومن نے انشائیہ بعنوان "ہم نے چھٹی منائی" معروف مزاح نگار مشتاق بولنکر نے "سو پشت سے تھا پیشہ آبا گداگری"، رفیع انصاری نے "تحصیلی" جیسے موضوعات پر طنز و مزاح سے بھرپور مضامین سامعین کے گوش گزار کیے۔ اس موقع پر رکن ہم نشیں سرفراز مرمکر نے معروف مزاح نگار یونس بٹ کا مشہور مضمون "بڑی عمر کی عورت سے شادی" پیش کیا۔ تمام مضامین کو سامعین کی جانب سے خوب پذیرائی ملی۔ حاضرین نے مقررین کے برجستہ جملوں اور چٹکلوں پر دل کھول کر داد دی۔

ایڈوکیٹ نیاز مومن (نائب صدر بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی) نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے منتظمین کی کاوشوں کو سراہا اور اس طرح کی محفل کے تسلسل کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر غلام نبی مومن (سابق اسپیشل اردو آفیسر بال بھارتی پونہ) مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ خطبہ صدارت میں عبدالجلیل انصاری نے شرکائے محفل کی علمی و ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ طنز و مزاح صحت مند معاشرتی سوچ کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ تقریب کے اختتام پر شیخ جنید سر نے نہایت خوش اسلوبی سے رسم شکریہ کا فریضہ انجام دیا۔ جب کہ نظامت کے فرائض رکن ہم نشیں ڈاکٹر اعجاز احمد مومن نے اپنے مخصوص شگفتہ انداز میں انجام دیا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
دیناک تامیر، بیڈ

امریکی سینیٹ سے حکومت کے شٹ ڈاؤن کو ختم کرنے کیلئے فنڈنگ بل منظور

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی سینیٹ کے چند ڈیموکریٹک ارکان نے پیر کی رات ریپبلکنز کے ساتھ مل کر ایک فنڈنگ بل کی منظوری دے دی تاکہ شٹ ڈاؤن ختم کرتے ہوئے وفاقی حکومت کو دوبارہ کھولا جاسکے۔

امریکی نشریاتی ادارے 'سی این این' کی رپورٹ کے مطابق ڈیموکریٹک ارکان نے اپنی پارٹی کی یہ شرط کہ افورڈیبل کیئر ایکٹ (اے سی سی) کی سبسڈیز میں توسیع کی ضمانت حاصل کیے بغیر ریپبلکنز کی حمایت کی، جو لاکھوں امریکیوں کو انشورنس کی فیس برداشت کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

اب یہ فنڈنگ معاہدہ ہاؤس میں جائیگا، جہاں جی او پی کے رہنما امید کررہے ہیں کہ یہ جلد از جلد بدھ تک منظور ہوسکتا ہے اور سب سے طویل امریکی شٹ ڈاؤن ختم کرسکتا ہے۔ حال ہی میں طے پائے جانے والے اس معاہدے پر صدر ٹرمپ کے دستخط کرنے کی توقع ہے اور یہ وفاقی فوڈ ایڈ جیسی اہم خدمات کو بحال کریگا، نیز لاکھوں وفاقی ملازمین کی تنخواہیں ادا کریگا۔ سینیٹ میں 8 ڈیموکریٹک ارکان نے ریپبلکنز کے ساتھ شامل ہوکر 60 سے 40 کے ووٹ میں حمایت کی،

ایک ریپبلکن سینیٹر رینڈ پال نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ یہ شٹ ڈاؤن کیپٹل ہل پر سیاسی طور پر نقصان دہ رہا ہے، حالیہ سروے میں بار بار ریپبلکنز پر فنڈنگ میں کمی کا الزام عائد کیا گیا تھا اور سینیٹ میں ڈیموکریٹک سینٹرلسٹز کے ذریعہ طے پائے جانے والے معاہدے نے پارٹی میں بحث چھیڑ دی ہے کہ اب وہ اپنے 41 دنہ فنڈنگ معرکے کے دوران کس حکمت عملی پر چلیں گے۔

زیادہ تر ڈیموکریٹ صحت کی دیکھ بھال پر پالیسی کے حقیقی فائدے حاصل کرنے کے امکان نہ ہونے کے باوجود لڑائی جاری رکھنے کے خواہاں تھے تاہم سینٹرلسٹز نے مستقبل میں کسی صحت کی دیکھ بھال بل پر ووٹ لینے کا وعدہ حاصل کیا، جسے ڈیموکریٹس چاہتے ہیں کہ جی او پی کی حمایت حاصل ہو، تاہم یہ یقین نہیں ہے کہ یہ بل سینیٹ یا ہاؤس میں کامیاب ہوجائے گا۔ پیر کی رات کے ووٹ نے امریکی کیپٹل ہل میں چند روز کی تیز تر مذاکراتی سرگرمیوں کا اختتام کیا۔

شام پر عائد امریکی پابندیاں 6 ماہ کیلئے عارضی طور پر ختم

وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ٹرمپ سے شام کے عبوری صدر احمد الشرع کی اہم ملاقات کے بعد مشرق وسطیٰ میں بڑی پیشرفت

واشنگٹن، (ایجنسیاں): شام کے عبوری صدر احمد الشرع کی وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے اہم ملاقات کے بعد امریکہ نے شام پر عائد پابندیاں عارضی طور پر ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ عرب میڈیا کے مطابق ملاقات میں دوطرفہ تعلقات، علاقائی امن اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ٹرمپ نے ملاقات کے بعد کہا کہ مجھے شامی صدر پسند آئے، ہم چاہتے ہیں کہ شام ترقی کرے کیونکہ یہ مشرق وسطیٰ کا اہم ملک ہے۔ ٹرمپ اور احمد الشرع کی تعمیری ملاقات کے بعد امریکی محکمہ خزانہ نے اعلان کیا کہ 'قیصر ایکٹ' کے تحت شام پر عائد پابندیاں 6 ماہ کے لیے ختم کردی گئی ہیں۔ محکمہ خزانہ کے مطابق یہ فیصلہ شامی معیشت کی بحالی اور شہریوں کی فلاح کے لیے کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ قیصر ایکٹ 2019 میں منظور کیا گیا تھا، جس کا مقصد بشارالاسد حکومت پر دباؤ ڈالنا اور امریکی شہریوں کو شامی حکومت یا فوج کے ساتھ کاروباری تعلقات سے روکنا تھا۔ قبل ازیں، جون میں امریکہ نے شام پر عائد جزوی پابندیاں نرم کی تھیں، تاہم اب قیصر ایکٹ کے تحت پابندیوں کا عارضی خاتمہ ایک اہم سفارتی پیشرفت سمجھا جارہا ہے۔ واشنگٹن کے دورے کا ان کا بنیادی مقصد امریکہ کی جانب سے عائد سخت ترین پابندیوں کے مکمل خاتمے کے لیے دباؤ ڈالنا تھا، صدر ٹرمپ سے ان کی ملاقات بند دروازوں کے پیچھے ہوئی، تاہم اسی دوران امریکی محکمہ خزانہ نے اعلان کیا کہ انسانی بنیادوں پر دی جانے والی قیصر ایکٹ کی چھوٹ میں مزید 180 دن کی توسیع کردی گئی ہے، لیکن ان پابندیوں کا مکمل خاتمہ صرف امریکی کانگریس ہی کرسکتی ہے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں شام کے صدر احمد الشراع کے ساتھ وقت گزارنے کا اعزاز قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے مشرق وسطیٰ میں امن کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی، اور وہ اس مقصد کے بڑے حامی ہیں، میں ان سے دوبارہ ملاقات اور گفتگو کا منتظر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہر کوئی اس عظیم معجزے کے بارے میں بات کررہا ہے جو مشرق وسطیٰ میں رونما ہورہا ہے، ایک مستحکم اور کامیاب شام کا ہونا پورے خطے کے تمام ممالک کیلئے بے حد اہم ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے الشراع

کو 'طاقتور رہنما' قرار دیا اور کہا کہ 'ہم شام کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے'، تاہم انہوں نے احمد الشراع کے ماضی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ 'ہم سب کا ماضی گزار رہا ہے'۔ احمد الشراع نے بعد میں 'فاکس نیوز' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ القاعدہ سے ان کی وابستگی ماضی کی بات ہے اور اس کا ذکر صدر ٹرمپ سے ملاقات میں نہیں ہوا، انہوں نے کہا کہ شام، اب واشنگٹن کا جغرافیائی اتحادی ہے، خطرہ نہیں۔ امریکی محکمہ خزانہ نے 'قیصر ایکٹ' پر عمل درآمد کی چھوٹ میں مزید 180 دن کی توسیع کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ شام میں انسانی بنیاد پر امداد اور سرمایہ کاری کو سہولت فراہم کی جائے گی۔ 43 سالہ احمد الشراع نے گزشتہ سال اقتدار سنبھالا تھا، جب ان کی اسلامی فورسز نے ایک تیز رفتار کارروائی میں شام کے دیرینہ حکمران بشارالاسد کو 8 دسمبر کو اقتدار سے ہٹا دیا تھا۔ اس کے بعد شام نے برق رفتاری سے ایران اور روس سے فاصلہ بڑھایا اور ترکیہ، خلیجی ممالک اور اب امریکہ کے قریب ہوگیا۔ ٹرمپ اور احمد الشراع کی ملاقات میں سیکیورٹی کے معاملات بھی اہم ایجنڈا تھے، ٹرمپ انتظامیہ شام کے عبوری دور کو مستحکم کرنے میں مدد دینے کی پالیسی اپنائے ہوئے ہے، امریکہ۔ شام اور اسرائیل کے درمیان ممکنہ سیکیورٹی معاہدے پر بھی بات چیت کروا رہا ہے، حالانکہ اسرائیل اب بھی احمد الشراع کے عسکری ماضی پر محتاط ہے۔ رائٹرز کے مطابق امریکہ، دمشق کے ایک فضائی اڈے پر فوج کی تعیناتی پر غور کررہا ہے۔

القاعدہ کے سابق کمانڈر کو وائٹ ہاؤس میں عام مہمانانِ ریاست کی طرح نہیں دیا گیا سرکاری پروٹوکول

احمد الشراع، جو کبھی القاعدہ کے کمانڈر رہ چکے ہیں اور جن پر حال ہی تک واشنگٹن نے بطور غیر ملکی دہشت گرد پابندیاں عائد کررکھی تھیں، کا امریکہ کا یہ دورہ ایک غیر معمولی سال کے اختتام پر ہوا ہے۔ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق یہ وہی سال ہے جس میں سابق باغی رہنما نے طویل عرصے تک حکومت کرنے والے بشارالاسد کو معزول کیا اور اب وہ دنیا بھر کے دوروں پر جاکر خود کو ایک معتدل اور اتحاد کے خواہاں رہنما کے طور پر پیش کررہے ہیں، تاکہ اپنی جنگ زدہ قوم کو متحد کرسکیں اور اسے بین الاقوامی تنہائی سے نکال سکیں۔ یہ کسی شامی صدر کا واشنگٹن کا پہلا دورہ تھا، ڈونلڈ ٹرمپ اور محمد الشراع کی پہلی ملاقات 6 ماہ قبل سعودی عرب میں ہوئی تھی، جہاں ٹرمپ نے شام پر عائد پابندیاں ختم کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا تھا، چند روز قبل ہی امریکہ نے الشراع کا نام عالمی دہشت گردوں کی فہرست سے خارج کیا تھا۔ شامی صدر کا استقبال غیر روایتی تھا، احمد الشراع، جن کے سر کی قیمت کبھی ایک کروڑ ڈالر مقرر کی گئی تھی، کو وائٹ ہاؤس میں عام مہمانانِ ریاست کی طرح سرکاری پروٹوکول نہیں دیا گیا، وہ مرکزی دروازے کے بجائے ایک پہلو سے عمارت میں داخل ہوئے اور صحافیوں کو ان کی صرف ایک جھلک دکھائی دی۔

ٹرمپ قانون کو سیاست کیلئے استعمال کررہے ہیں، سینئر ترین جج احتجاجاً مستعفی

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی جج نے صدر ٹرمپ کے قانون پر حملے کے خلاف احتجاجاً استعفیٰ

دے دیا۔ بطور جج 50 سالہ سروس کے بعد وفاقی جج مارک ایل وولف نے یہ کہتے ہوئے استعفیٰ دیا کہ اب خاموش رہنا ناقابل برداشت ہے۔ امریکی وفاقی جج مارک ایل وولف نے اخبار میں مضمون لکھا کہ عدلیہ جمہوریت کے تحفظ کی علامت ہے، ٹرمپ قانون کو سیاسی انتقام کے لیے استعمال کررہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق وفاقی عدالت کے جج نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے قانون کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے اپنا استعفیٰ دے دیا۔ جج وولف نے لکھا کہ ٹرمپ مخالفین کو نشانہ بنارہے ہیں، وہ اپنے حامیوں اور سرمایہ کار دوستوں کو سزا سے بچارہے ہیں۔

سابق فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی 20 دن قید رہنے کے بعد رہا

پیرس، (ایجنسیاں): سابق فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی کو پیر کے روز 20 دن کی قید کے بعد رہا کردیا گیا، جسے انہوں نے ایک 'دہشت ناک خواب' قرار دیا، جب کہ پیرس کی عدالت نے فیصلہ دیا کہ وہ لیبیا سے فنڈز اکٹھا کرنے کی سازش کے مقدمے میں اپنی سزا کے خلاف اپیل کے دوران رہا رہ سکتے ہیں۔

ٹرمپ کے اعتراف نے امریکی کردار کو بے نقاب کردیا

میکسیکو میں صیہونی سفیر کے قتل کی کوشش پر مبنی امریکی وصیہونی الزام بے بنیاد اور مضحکہ خیز: ایران

تہران، (ایجنسی) ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے میکسیکو میں صیہونی سفیر کے قتل کی کوشش پر مبنی امریکی وصیہونی الزام کو مسترد کرتے ہوئے اُسے بے بنیاد اور مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایران میں ترجمان وزارت خارجہ اسماعیل بقائی نے کہا کہ ایران کے خلاف صیہونی حکومت کی متعدد سازشوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دیگر ممالک کے ساتھ ایران کے تعلقات کو خراب کرنا چاہتی ہے۔ ایران کے خلاف صیہونی جارحیت میں اپنی شمولیت کے حوالے سے ٹرمپ کے مجرمانہ اعتراف کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے امریکی وزیر خارجہ نے صاف طور پر یہ دعویٰ کیا تھا کہ ایران پر صیہونی جارحیت میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں اور یہ مکمل طور پر صیہونی حکومت کا یکطرفہ اقدام رہا ہے۔ مگر اب امریکی صدر کے اعتراف نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے ان کا اصل چہرہ دکھادیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے جارحیت کے فوراً بعد ہی امریکی وصیہونی جرائم کو دستاویزی شکل دینا شروع کردی تھی اور اب ہم ٹرمپ کے اعتراف کو بھی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں درج کراچکے ہیں۔ ابراہم ڈیل کے تحت صیہونی حکومت سے تعلقات کی بحالی کی مہم میں قازقستان کی شمولیت پر ان کا کہنا تھا کہ مجموعی طور پر ہمارا یہ ماننا ہے کہ وہ حکومت جو غزہ میں مسلسل نسل کشی کا ارتکاب کرتی رہی ہو، جس نے علاقائی ممالک پر جارحیت کی ہوایسی حکومت اس قابل نہیں کہ اُس کے ساتھ کسی بھی طرح کے تعلقات استوار کئے جائیں، کیوں کہ اس سے وہ مزید گستاخ ہوجائے گی۔ ایران پر سے پابندیاں ہٹانے کے حوالے سے ٹرمپ کے بیان پر اُن کا کہنا تھا کہ پابندیاں اگر ہٹتی ہیں، وہ ایران پر امریکہ کا کوئی احسان نہیں ہوگا، کیوں وہ روز اول سے ہی غیر قانونی اور غیر منصفانہ تھیں۔ وہ بشریت کے خلاف جرائم کی واضح مصداق ہیں اور ظاہر ہے کہ ایران نے بھی ہمیشہ پابندیوں کے خاتمے پر زور دیا اور اس مطالبے کو ایران مغربی فریقوں کے ساتھ ہونے والے تمام مذاکرات میں ایک بنیادی عنصر کے طور پر پیش کرتا رہا ہے۔

قذافی کا بیٹا 10 سال بعد رہا

بیروت، (یو این آئی) لبنان نے لیبیا کے معزول رہنما معمر قذافی کے بیٹے ہنیبل قذافی کو تقریباً ایک دہائی قید کے بعد ضمانت پر رہا کردیا ہے۔ قذافی کی 9 لاکھ ڈالر کی ضمانت منظور کی گئی ہے۔ 49 سالہ قذافی پر الزام تھا کہ انہوں نے 1978 میں لیبیا میں لبنانی شیعہ عالم موسیٰ صدر کی گمشدگی کے بارے میں معلومات چھپائی تھیں۔ اکتوبر میں ایک جج نے قذافی کی ضمانت کے خلاف 11 ملین ڈالر کی رہائی کا حکم دیا تھا۔

فلسطینی قیدیوں کو سزائے موت دینے کے قانون کا پہلا مرحلہ صہیونی نے منظور کرلیا

اس وقت خواتین اور بچوں سمیت 10 ہزار سے زائد فلسطینی اسرائیلی جیلوں میں قید ہیں: رپورٹ

تل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیلی کنیسٹ (پارلیمنٹ) نے پہلے مرحلے میں ایک بل کی منظوری دی ہے جو فلسطینی قیدیوں کو سزائے موت دینے کی اجازت دیتا ہے۔ ترکیہ کے خبر رساں ادارے اناڈولو کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی نشریاتی ادارے 'کان' نے رپورٹ کیا کہ یہ بل پیر کی رات 120 ارکان میں سے 39 کی حمایت سے منظور ہوا، بل کے خلاف 16 ووٹ ڈالے گئے۔ اجلاس کے دوران عرب رکن پارلیمنٹ ایمن عودہ اور انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کے درمیان سخت تکرار ہوئی، جو تقریباً ہاتھا پائی کی صورت اختیار کر گئی۔ یہ قانون سازی بن گویر کی انتہا پسند یہودی پاور پارٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھی، ووٹنگ سے پہلے مسودہ قانون کو کنیسٹ کی متعلقہ کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا تاکہ اسے دوسرے اور تیسرے مرحلے کے لیے تیار کیا جاسکے، جو حتمی منظوری کے لیے ضروری مراحل ہیں۔ قانون کے مسودے میں کہا گیا ہے کہ 'جو کوئی جان بوجھ کر یا لاپرواہی کے باعث کسی اسرائیلی شہری کی موت کا سبب بنے، اور اس کا مقصد نسل پرستی، نفرت یا اسرائیل کو نقصان پہنچانا ہو، اسے سزائے موت دی جائے گی'۔ اس کے ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ایک بار سزا سنائے جانے کے بعد اسے کم نہیں کیا جاسکے گا۔ بن گویر نے امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ووٹ کی منظوری کا جشن مناتے ہوئے لکھا کہ 'یہودی پاور تاریخ رقم کررہی ہے، ہم نے وعدہ کیا تھا اور اسے پورا کیا، دہشت گردوں کے لیے سزائے موت کا قانون پہلے مرحلے میں منظور ہوگیا۔

انسانی حقوق کی تنظیمیں طویل عرصے سے بن گویر کے اس قانون کے اقدام کی مذمت کررہی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون خاص طور پر فلسطینیوں کو نشانہ بناتا ہے اور نظامی امتیاز کو مزید گہرا کرتا ہے۔ یہ منظوری ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب فلسطینی عوام اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی کی 2 سالہ غزہ جنگ کے نتائج بھگت رہے ہیں، اور ساتھ ہی مقبوضہ مغربی کنارے میں بھی مہلک فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔

اسرائیلی اور فلسطینی انسانی حقوق کی تنظیموں کے مطابق اس وقت 10 ہزار سے زائد فلسطینی، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، اسرائیلی جیلوں میں قید ہیں، جہاں وہ تشدد، بھوک اور طبی غفلت کا سامنا کررہے ہیں جس کے نتیجے میں متعدد قیدی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

بارانِ رحمت کیلئے سعودی عرب میں نماز استسقا کا اعلان

ریاض، (یو این آئی) خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی خصوصی ہدایت پر مکہ اور مدینہ سمیت سعودی عرب کے مختلف شہروں میں بارش کیلئے نماز استسقا ادا کی جائے گی۔ شاہی دیوان کی جانب سے نماز استسقا کا اعلان کیا گیا ہے جس کے مطابق خادم حرمین شریفین کی ہدایت پر جمعرات 22 جمادی الاول کو ملک بھر میں نماز استسقا ادا کی جائے گی۔ سعودی شاہی دیوان کا کہنا ہے کہ عوام توبہ و استغفار کریں، صدقہ، نماز، ذکر الٰہی میں کثرت کریں، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔ سعودی رائل کورٹ کے بیان کے مطابق بارش جیسی رحمت کے حصول کے لیے نماز استسقا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ انسان کی ایک بڑی ضرورت پانی ہے، اگر لوگ قحط سے دوچار ہوجائیں تو اور بارش نہ ہورہی ہو تو نبی کریمؐ نے اس موقع کے لئے مخصوص نماز 'استسقاء' ادا کرنے کا حکم دیا اور خود بھی نماز

باجماعت ادا کی۔ جب نہریں خشک ہوجائیں، انسان وحیوان کے پینے کی ضرورت نیز کاشت کی ضرورت کے لئے پانی میسر نہ ہو یا پانی ہونگرنا کافی ہو تو ایسی صورت میں استسقاء مسنون ہے۔ جس کا حکم اللہ کے نبیؐ نے اصحاب کو دیا اور اپنی اقتدا میں نماز پڑھوائی۔ نماز استسقاء کے اصل معنی پانی طلب کرنے کے ہیں، اس لئے پانی کے واسطے کی جانے والی دعا اور نماز دونوں کو استسقاء کہتے ہیں، رسول اللہؐ سے جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کی دعا پر اکتفاء کرنا بھی ثابت ہے اور دو رکعت نماز استسقاء پڑھنا بھی، اسی لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں باتوں کی گنجائش ہے، یہ بھی کہ دعا پر اکتفاء کیا جائے اور یہ بھی کہ باضابطہ نماز ادا کی جائے۔

بیماری کے بہانے چھٹی کرنے والے ملازم کو بھاگتا دوڑتا دیکھ کر کمپنی نے نوکری سے نکال دیا

بیجنگ، (ایجنسیاں): چین میں ایک حیران کن واقعہ پیش آیا ہے جہاں ایک شخص کو بیماری کی چھٹی لینے کے بعد بھاگتے دوڑتے دیکھنے پر کمپنی نے نوکری سے فارغ کردیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ 2019 میں مشرقی چین کے صوبے جیانگسو میں پیش آیا۔ ایک ملازم نے کمر درد کے باعث بیماری کی چھٹی کی درخواست دی تھی اور اسپتال کے بلز بھی جمع کرائے تھے، جس پر کمپنی نے اس کی رخصت منظور کرلی۔ تاہم، ایک ماہ بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے دوبارہ پاؤں کے درد کی شکایت کرتے ہوئے مزید چھٹی مانگ لی۔ کمپنی نے جب اس نے سیکیورٹی فوٹیج پیش کی جس میں وہی ملازم کمپنی کی عمارت کی طرف بھاگتا ہوا دکھائی دیا — اسی دن جب اس نے پاؤں میں درد کی بنیاد پر چھٹی مانگی تھی۔ عدالت میں چیٹ ریکارڈز بھی پیش کیے گئے جن کے مطابق ملازم نے اس دن 16 ہزار سے زائد قدم چلنے کا اعتراف کیا تھا۔ دوسری جانب ملازم نے مؤقف اپنایا کہ کمپنی کے شواہد غلط ہیں، اس نے اسپتال کے میڈیکل اسکینز اور ریکارڈز جمع کروائے تھے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ کمپنی نے غیر قانونی طور پر برطرفی کی، اس لیے اسے ملازم کو دوٹرائلز کے معاوضے کے برابر ادائیگی کرنا ہوگی۔

سے میڈیکل دستاویزات لانے کو کہا تو کچھ دن بعد اچانک اسے غیر حاضری کی بنیاد پر نوکری سے برطرف کردیا۔ معاملہ عدالت میں پہنچا تو کمپنی

ویتنام میں سمندری طوفان سے صدیوں پرانے جہاز کا ملبہ مل گیا

ابتدائی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جہاز 14 ویں سے 16 ویں صدی کے درمیان تعمیر کیا گیا تھا

ہنوئی، (ایجنسیاں): سمندری طوفان 'کالمیگی' کے باعث شدید ساحلی کٹاؤ نے ویتنام میں صدیوں پرانے ایک جہاز کا ملبہ ظاہر کردیا ہے، جس سے ماہرین کو ایک محدود موقع ملا ہے کہ وہ ایک ایسے تاریخی ورثے کو محفوظ کرسکیں جو بقول ان کے انتہائی اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے۔ 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق یہ جہاز پہلی بار 2023 میں ہوئی آن کے ساحل کے قریب دریافت ہوا تھا، کم از کم 17.4 میٹر (57 فٹ) لمبا یہ جہاز تقریباً مکمل حالت میں محفوظ پایا گیا، جس کا مضبوط لکڑی کا ڈھانچہ صدیوں تک سمندری طوفانوں اور لہروں کا مقابلہ کرتا رہا، تاہم حکام کے بازیابی سے پہلے ہی

اسے دوبارہ سمندر نے ڈھانپ لیا تھا۔ ماہرین نے اب تک اس ملبے کی درست تاریخ کا تعین نہیں کیا، لیکن ابتدائی نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ 14 ویں سے 16 ویں صدی کے درمیان تعمیر کیا گیا تھا، یہ وہ زمانہ ہے جب یونیسکو کی عالمی ورثہ فہرست میں شامل شہر ہوئی آن ریشم، مٹی کے برتنوں اور مصالحہ جات کی علاقائی تجارت کا مرکز تھا۔ ہوئی آن کے عالمی ثقافتی ورثے کے تحفظ کے مرکز کے ڈائریکٹر فام فو نگوک نے پیر کے روز بتایا کہ ہم فی الحال ایک ہنگامی کھدائی کی اجازت کیلئے درخواست تیار کررہے ہیں۔ یہ بیان طوفان کالمیگی کے گزرنے کے بعد دیا گیا جب جہاز کا ملبہ دوبارہ ظاہر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس قدیم جہاز کی دریافت ہوئی آن کے علاقائی تجارت میں تاریخی کردار کا واضح ثبوت ہے، اور مزید کہا کہ اس بار جہاز کا زیادہ حصہ ظاہر ہوا ہے، جو ہمیں مزید معلومات فراہم کرسکتا ہے۔

وہ دِن لد گئے جب امریکہ 'بالادستی کی فاختہ' اُڑاتا تھا: ڈاکٹر علی اکبر ولایتی

تہران، (ایجنسیاں): بین الاقوامی امور میں رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کے

مشیر ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے ایک خصوصی گفتگو میں کہا ہے کہ ڈنیا ایک قطبی نظام سے کثیر قطبی اور منصفانہ نظام کی طرف منتقل ہورہی ہے اور یہ کہ ڈنیا پر امریکی تسلط اور بالادستی کے دن لد چکے ہیں۔ انہوں نے امریکہ کی حالیہ پالیسیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ لاطینی امریکہ اور مشرقی ایشیا میں بھی امریکی موجودگی کی قانونی حیثیت پر سوالات اٹھائے جارہے ہیں۔ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران، مزاحمتی محاذ کے مرکزی محور کے طور پر، صیہونیت اور امریکہ کے خلاف کھڑے ہونے والے ممالک کی حمایت اور اس سمت میں اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ مغرب، بالخصوص امریکہ اور برطانیہ، کا یہ الزام کہ ایران خطے کے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کررہا ہے، حقائق کے سراسر منافی ہے۔

بی بی سی کو ایڈیٹنگ مہنگی پڑ گئی

ٹرمپ کی ایک ارب ڈالر ہرجانے کی دھمکی

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی تقریر کی متنازع ایڈیٹنگ پر برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کو ایک ارب ڈالر ہرجانے کی دھمکی دے دی ہے۔ ٹرمپ کی قانونی ٹیم کے مطابق، صدر نے بی بی سی کے خلاف قانونی کارروائی کی ہدایت دیتے ہوئے ادارے کو جمعے تک دستاویزی فلم ہٹانے اور تحریری معافی کا وقت دیا ہے۔ ٹرمپ کے وکیل نے بی بی سی کو خبردار کیا ہے کہ اگر ادارے نے جھوٹے، ہتک آمیز اور اشتعال انگیز بیانات واپس نہ لیے تو اسے ایک ارب ڈالر کے ہرجانے کے مقدمے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ معاملہ اُس وقت سامنے آیا جب بی بی سی کی جانب سے نشر کی گئی ایک دستاویزی فلم میں 6 جنوری 2021 کو ٹرمپ کی تقریر کے مختلف حصوں کو ایڈیٹنگ کے ذریعے اس طرح جوڑا گیا کہ ایسا لگا جیسے وہ اپنے حامیوں کو کیپٹل ہل کی جانب مارچ اور شدید مزاحمت کی ترغیب دے رہے ہوں۔ اس تنازع کے بعد بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل اور سی ای او مستعفی ہوچکے ہیں۔

اس تنازع کے بعد بی بی سی کے ڈائریکٹر جنرل اور سی ای او مستعفی ہوچکے ہیں

ٹرمپ کی قانونی ٹیم کے مطابق، ادارے کے چیئرمین نے بھی صدر ٹرمپ سے معذرت کی ہے۔ ایڈیٹ شدہ پروگرام گزشتہ سال امریکی انتخابات سے صرف ایک ہفتہ قبل نشر کیا گیا تھا، جس پر ٹرمپ کے حامیوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا تھا۔

مصنوعی ذہانت کے انقلاب کو توانائی کے بحران، عمارتوں کی جلد تکمیل کا مسئلہ درپیش

اگر متوقع ترقی حقیقت بن جاتی ہے، تو 2028 تک 45 گیگا واٹ کی کمی پیدا ہوسکتی ہے، جو 33 ملین امریکی گھروں کے استعمال کے برابر ہے: مورگن اسٹینلے

نیویارک، (ایجنسیاں) مصنوعی ذہانت (اے آئی) میں سبقت کی دوڑ میں امریکی ٹیکنالوجی کی بڑی کمپنیوں کے پاس پیسہ اور چپس تو ہیں، لیکن ان کی خواہشات کو بجلی کی کے بحران کا سامنا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق مائیکروسافٹ کے چیف ایگزیکٹو افسر (سی ای او) ستیا نڈیلا نے حال ہی میں او پن اے آئی کے چیف سیم آلٹمین کے ساتھ ایک پوڈکاسٹ میں اعتراف کیا کہ اب ہمارا سب سے بڑا مسئلہ یہ نہیں کہ کمپیوٹ کی کمی ہے، بلکہ بجلی اور بلڈنگز کو تیزی سے مکمل کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا ہے۔ نڈیلا نے کہا کہ اگر آپ یہ نہیں کرسکتے تو ممکن ہے کہ آپ کے پاس انوینٹری میں چپس تو ہوں لیکن میں انہیں لگا ہی نہ سکوں۔ 1990 کی دہائی کے ڈاٹ کام جنون کی طرح انٹرنیٹ انفرااسٹرکچر کی تعمیر کے لیے آج کی ٹیکنالوجی کی بڑی کمپنیاں مصنوعی ذہانت کے انقلاب کی سلیکن ریڑھ کی ہڈی تعمیر کرنے کیلئے بے مثال رقم خرچ کررہی ہیں۔ گوگل، مائیکروسافٹ، اے ڈبلیو ایس (ایمازون) اور میٹا (فیس بک) اپنے بڑے کیش ریزروز استعمال کرتے ہوئے 2025 میں تقریباً 400 ارب ڈالر خرچ کررہے ہیں اور 2026 میں اس سے بھی زیادہ خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور فی الحال پرجوش سرمایہ کاروں کی حمایت حاصل ہے۔ یہ تمام پیسہ ابتدائی رکاوٹ کو دور کرنے میں مددگار رہا ہے، ضروری کمپیوٹنگ پاور کیلئے لاکھوں چپس حاصل کی جارہی ہیں۔ ٹیکنالوجی کی بڑی کمپنیاں اپنے اندرونی پروسیسر کی پیداوار تیز کررہی ہیں تاکہ عالمی رہنما این ویڈیا سے پیچھے نہ رہ جائیں، یہ چپس ان ریکس میں جائیں گی جو بڑے ڈیٹا سینٹرز کو بھرتی ہیں، جو شنڈک کے لیے بے حد مقدار میں پانی استعمال کرتے ہیں۔ امریکہ میں بڑے انفارمیشن ویئر ہاؤس بنانے میں اوسطاً دو سال لگتے ہیں جب کہ نئی ہائی وولٹیج پاور لائنز کو فعال کرنے میں 5 سے 10 سال لگ جاتے ہیں۔ سلیکن ویلی میں بڑی ٹیک کمپنیوں کو 'ہائپر اسکیلرز' کہا جاتا ہے، توانائی کی رکاوٹ

آنے کی پیش گوئی کرچکے تھے۔ ایک سال قبل ورجینیا کے اہم یوٹیلیٹی فراہم کنندہ، ڈومینین انرجی کے پاس پہلے ہی 40 گیگا واٹ کے ڈیٹا سینٹرز کے آرڈر بک موجود تھے، جو 40 نیوکلیئر ری ایکٹرز کے پیداوار کے مساوی ہے۔ امریکہ میں گھریلو بجلی کے بل بڑھانے کا الزام پہلے ہی ڈیٹا سینٹرز پر عائد کیا جاچکا ہے اور مختلف مطالعات کے مطابق 2030 تک ڈیٹا سینٹرز قومی بجلی کی کھپت کا 7 فیصد سے 12 فیصد حصہ لے سکتے ہیں، جو آج 4 فیصد ہے۔ لیکن کچھ ماہرین کہتے ہیں کہ یہ اندازے بڑھا چڑھا کر بیان کیے جاسکتے ہیں۔ یوسی برکلے کے معروف ماہر جوناتھن کومی نے ستمبر میں خبردار کیا کہ یوٹیلیٹیز اور ٹیک کمپنیوں دونوں کے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ وہ بجلی کے استعمال کی تیز رفتار ترقی کی پیش گوئی کو اپنائیں۔ مورگن اسٹینلے کے مطابق اگر متوقع ترقی حقیقت بن جاتی ہے، تو 2028 تک 45 گیگا واٹ کی کمی پیدا ہوسکتی

'فرقہ پرست طاقتیں اسلام کے خلاف مختلف سازشیں کررہی ہیں'

کل ہند رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس مولانا ارشد مدنی کا خطاب، میٹنگ میں مرکزی رابطہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی

دیوبند (عارف عثمانی) کل ہند رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس مہمان خانہ دارالعلوم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ادارے کے مہتمم مفتی ابو القاسم نے کی۔ پروگرام کا آغاز قاری عبدالرؤف بلندشہری کی تلاوت ہوا۔ نظامت کے فرائض ناظم عمومی رابطہ مدارس مولانا شوکت علی قاسمی بستوی نے انجام دئے۔ مفتی ابو القاسم نے کہا کہ ذمہ داران مدارس اپنے بنیادی مقصد نظام تعلیم وتربیت پر توجہ مرکوز رکھنے کے ساتھ موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر مدارس اسلامیہ کے داخلی وخارجی امور پر بھی بھرپور توجہ دیں، تحفظ مدارس کے پیش نظر مدارس اسلامیہ کے ملکیتی کاغذات کو درست رکھیں، قانونی تقاضوں کی تکمیل کرائیں اور صفائی ستھرائی کا مکمل اہتمام رکھیں اور حکومت کی طرف سے ممکنہ سوالات کے جوابات کے لیے ہمہ وقت اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ انہوں نے کہ ہم خدام مدارس کو فکری ارتداد اور مسلم نوجوانوں کے اندر تشکیک کی روک تھام کے محاذوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نئی نسل کو اسلامی عقائد سے روشناس کرانا، مدارس اسلامیہ کے نصاب میں عقائد سے متعلق کتابوں کی شمولیت، نئے فضلاء کو خواندہ کتب کی تدریس کے ساتھ نسل نو کے عقائد کی درستگی، مدارس میں اساتذہ کے ساتھ مبلغین کی تقرری، مکاتب کے قیام اور باہمی ربط واتحاد کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے صدرالمدرسین مولانا سید ارشد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند نے کہا کہا گرچہ ملک میں ارتداد اور فتن کی شرحیں بڑھ رہی ہیں، فرقہ پرست طاقتیں اسلام کے خلاف مختلف سازشیں کررہی ہیں، اس کے باوجود ارباب مدارس کو اکابر واسلاف کے نہج پر فتنوں کے مقابلہ کے لیے سینہ سپر ہوکر حتی المقدور کام جاری رکھنا ہے، آئین ہند کے مطابق اپنے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے موجودہ ملکی حالات میں ذمہ داران مدارس کو اپنے اپنے صوبوں میں سیکولر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ دیگر اظہار خیال کرنے والوں میں مولانا رحمت اللہ میرقاسمی، مولانا حسن محمود کھیروی، مولانا نعمت اللہ اعظمی، مولانا صدیق اللہ چودھری اور قاری شوکت علی ویٹ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ مولانا شوکت علی قاسمی بستوی ناظم عمومی رابطہ مدارس واستاذ حدیث دارالعلوم نے رابطہ کی گذشتہ مجلس عاملہ کی کارروائی پڑھی اور مرکزی رابطہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں مختلف صوبوں کی کارکردگی کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔

میونسپل بورڈ کی کوڑا اٹھانے والی گاڑی میں مشتبہ انداز میں آگ لگی

آگ لگنے کی وجوہات معلوم کرنے کے احکامات دے دیئے گئے ہیں: چیئرمین وپن گرگ

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے محلہ خواج بخش میں قاضی کی مسجد کے قریب میونسپل بورڈ کی کوڑا اٹھانے والی گاڑی میں آگ لگی ہونے کا ایک ویڈیو وائرل ہورہا ہے جس میں گاڑی میں پڑا ہوا کوڑا شعلوں کے ساتھ جل رہا ہے لیکن کوئی بھی صفائی ملازم آگ بجھانے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ تفصیل کے مطابق منگل کے روز صبح کے وقت سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوا جس میں میونسپل بورڈ کی کوڑا اٹھانے والی گاڑی میں آگ کے تیز شعلہ اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں لیکن گاڑی پر تعینات کوئی بھی ملازم آگ کو بجھاتا ہوا نظر نہیں آرہا ہے۔ آگ کے شعلہ اتنے بلند تھے کہ سڑک کے اوپر سے گزرنے والے بجلی کے کیبل ان شعلوں کے زد میں آسکتے تھے اس کے علاوہ گاڑی میں بھی آگ لگ سکتی تھی جس کے باعث کوئی بڑا حادثہ رونما ہوسکتا تھا، ویڈیو میں صفاد یکھا جاسکتا ہے کہ گاڑی سے نکلنے والے شعلوں کے ٹھیک اوپر سے بجلی کے تار گزر رہے ہیں ایسی صورت میں بجلی کے تاروں میں آگ لگ جانے سے کوئی بڑا حادثہ ہوسکتا تھا۔ میونسپل بورڈ کے چیئرمین وپن گرگ نے اس سلسلہ میں بتایا کہ کوڑے کی گاڑی میں آگ لگنے کا معاملہ ان کے علم میں ہے انہوں نے بتایا کہ آگ لگنے کی وجوہات معلوم کرنے کے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ چیئرمین کا کہنا ہے کہ جانچ کے بعد اگر گاڑی پر تعینات صفائی ملازم اس کے ذمہ دار پائے گئے تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جب کہ گاڑی پر تعینات ملازم کا کہنا ہے کہ کسی نے جلتا ہوا کوڑا ان کی گاڑی میں ڈال دیا جس کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی۔

پروفیسر اطہر صدیقی کی یاد میں زولوجی کے دو طلباء کیلئے لائف ٹائم اسکالرشپ کا اعلان

علی گڑھ: (پی این ایس) پروفیسر اطہر صدیقی کا شمار ان نایاب افراد میں ہوتا ہے جنہوں نے سائنس اور اردو زبان و ادب دونوں شعبوں میں شاندار خدمات انجام دیں۔ ان کی علمی اور ادبی تحریروں کے ساتھ ساتھ دیگر دانشوروں کے ان کے بارے میں لکھے گئے مقالوں کو "بیاد پروفیسر اطہر صدیقی" کے نام سے ایک کتاب میں مرتب کی گئی ہے، جسے آج سرسید اکیڈمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے زیر اہتمام ایک پروقار تقریب میں ریلیز کیا گیا۔ اس موقع پر سہیل صدیقی اور محترمہ تاب صدیقی، جو پروفیسر صدیقی کے صاحبزادے اور صاحبزادی ہیں، نے علی گڑھ ایلومنائی ایسوسی ایشن، واشنگٹن ڈی سی کے تعاون سے شعبہ زولوجی، اے ایم یو کے دو طالب علموں کے لیے پروفیسر اطہر صدیقی لائف ٹائم اسکالرشپ کے جاری کرنے کا اعلان کیا۔ تحسین، چیئرپرسن، شعبہ زولوجی۔ اس موقع پر پروفیسر ذکیہ اطہر صدیقی بھی موجود تھیں۔ اسکالرشپ حاصل کرنے والوں کا انتخاب علی گڑھ ایلومنائی ایسوسی ایشن، واشنگٹن ڈی سی کی اسکالرشپ کمیٹی کرے گا۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے ابن سینا اکیڈمی کے بانی پروفیسر حکیم سید عطل الرحمٰن نے پروفیسر صدیقی کے ساتھ اپنی پانچ دہائیوں پرانی رفاقت کی یاد تازہ کی۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر صدیقی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جو سائنسی سرگرمیوں میں گہرائی سے مصروف رہتے ہوئے ثقافتی اور ادبی روایات میں مضبوطی سے جڑے رہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ اپنے آخری ایام تک سرگرم رہے اور اردو میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے کتاب کے مدیران مہر الٰہی اور پروفیسر صغیر افراہیم کے ساتھ ساتھ پروفیسر صدیقی کے اہل خانہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر قدسیہ تحسین نے پروفیسر صدیقی کو امتیازی اور فضیلت کا پیکر قرار دیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ وہ اپنے طلباء کی مسلسل حوصلہ افزائی کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی کلاسیں ہمیشہ بھری رہتی تھیں اور طلباء کو کبھی یاد نہیں آتا تھا۔ سرسید اکیڈمی کے ڈائریکٹر پروفیسر شافع قدوائی نے روشنی ڈالی کہ جہاں پروفیسر صدیقی کی سائنسی خدمات مشہور ہیں وہیں اردو ادب کے لیے ان کا جذبہ بھی اتنا ہی قابل ذکر تھا۔ انہوں نے اردو قارئین کو انٹرنیٹ کہانیوں کی صنف سے متعارف کرایا، جو اس وقت ایک منفرد ادبی ذوق تھا، جو بہت مقبول ہوا۔ ان کی تخلیقی حد مختصر کہانیوں، سوانح عمریوں، سفرناموں، یادداشتوں، خاکوں اور انٹرویوز پر پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے منتخب آن لائن کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کیا، جنہیں ماہنامہ تہذیب الاخلاق میں پیش کیا گیا اور بہت سراہا گیا۔ پروفیسر قدوائی نے ایڈیٹرز کو ان کی قابل ستائش کوشش پر مبارکباد دی۔

سمت بودھ ایڈوکیٹ کو انصاف دلانے کے لئے بھیم آرمی کا احتجاج

انصاف نہ ملنے پر اور فرضی مقدمات واپس نہ لینے پر تحریک چلانے کا انتباہ

دیوبند (عارف عثمانی) سمت بودھ ایڈوکیٹ کے خلاف درج نام نہاد جھوٹے مقدمات کے سلسلہ میں بھیم آرمی وجے بھیم تنظیم کے کارکنان پولیس لائن احاطہ میں احتجاج کرتے ہوئے دھرنا دیا اور پور ے معاملہ کی غیر جانبدار انہ طریقہ سے جانچ کرانے کے لئے ایس ایس پی کو ایک میمورنڈم دیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق تنظیم کے ضلع صدر سنی گوتم کی قیادت میں کارکنان کی بری تعداد میں پولیس لائن پہنچے اور اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کرتے ہوئے دھرنا دیا۔ انہوں نے ایس ایس پی آشیش تیواری سماج کے کمزور طبقات، پسماندہ اور نہایت پسماندہ لوگوں کے حقوق کی لڑائی لڑتے آرہے ہیں انہیں سیاسی دباؤ اور سازش کے تحت فرضی مقدمات میں پھنسایا جارہا ہے۔ ضلع صدر سنی گوتم نے کہا کہ اس طرح کی کارروائی ایک شخص پر نہ صرف غیر انصافی ہے بلکہ پورے دلت سماج کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے۔ تنظیم نے انتظامیہ اور افسران سے مطالبہ کیا کہ سمت بودھ پر عائد کئے گئے فرضی مقدمات کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے سنی گوتم نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت وانتظامیہ نے اس معاملہ میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا تو تنظیم پورے دلت سماج کے ساتھ سڑکوں پر آکر ایک بڑی تحریک شروع کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک سمت بودھ کو پوری طرح انصاف نہیں مل جاتا۔ تنظیم کے ذمہ داران وعہدیداران نے کہا کہ یہ لڑائی کسی ایک فرد کی نہیں بلکہ انصاف، یکسانیت اور آئین کی حفاظت کی لڑائی ہے، انہوں نے کہا کہ بھیم آرمی کا یہ عہد ہے کہ جہاں ناانصافی اور ظلم ہوگا وہاں بھیم آرمی کھڑی نظر آئے گی، اس موقع پر پرمود گوتم ایڈوکیٹ، انیکیت آدتیہ، سامر گوتم، ابھیشیک، پرمود گوتم، بادل جونی، ساگر گوتم، سونم گورو سدھی، گلشن کمار، سابر متی، شاہین اور دیگر کارکنان موجود رہے۔

ترقی یافتہ ہندوستان میں نوجوانوں کا تعاون اہم: گورنر

سدھارتھ نگر: (پی این ایس) اتر پردیش کی گورنر اور چانسلر آنندی بین پٹیل نے پیر کو سدھارتھ یونیورسٹی، کپل وستو کے نویں کانووکیشن میں شرکت کی۔

گوتم بدھ کی سرزمین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سرزمین نے دنیا کو امن کا پیغام دیا ہے اور ہندوستان اور بیرون ملک لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کررہی ہے۔ نوجوانوں کی طاقت پر زور دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ تعلیم معاشرے میں تبدیلی لاسکتی ہے۔ انہوں نے ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں نوجوانوں کے تعاون کی اہمیت اور 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے ہدف کو حاصل کرنے پر زور دیا۔ تمغے اور ڈگریاں: کانووکیشن میں مجموعی طور پر 37 گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹس اور 11 توصیفی سند سے نوازا گیا۔

پی ایچ ڈی کی ڈگریاں: 32 طلباء کو پی ایچ ڈی کی ڈگریاں دی گئیں۔ لڑکیوں کا دبدبہ: گورنر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ لڑکیوں نے لڑکوں کے مقابلے زیادہ میڈل حاصل کیے ہیں اور ڈگریاں حاصل کرنے میں بھی آگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج خواتین کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں ہیں۔ ہندوستانی خواتین کی کرکٹ ٹیم کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک صحت مند خاتون ہی ایک مضبوط خاتون ہے۔ ہندوستان خلا، دفاع، زراعت اور ٹیکنالوجی میں نئی ?? تاریخ رقم کر رہا ہے اور دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی راہ پر گامزن ہے۔ صفائی کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور وزیر اعظم کی ماحولیاتی مہم کو ایک عوامی تحریک بنانے پر زور دیا۔ گورنر نے دیہی علاقوں میں روزگار وضع کرنے پر زور دیا۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، موہالی کے ڈائریکٹر پروفیسر اجل ترپاٹھی نے طلبہ سے کہا کہ جو لوگ آسان راستے کا انتخاب کرتے ہیں وہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور صلاحیتوں کو ملک کا نام روشن کرنے کے لیے استعمال کریں اور آنے والے مواقع اور چیلنجز کے لیے تیار رہیں۔ وزیر مملکت برائے اعلیٰ تعلیم رجنی تیواری نے "آزادی کے امرت کال" کے دوران اپنی ڈگریاں حاصل کرنے والے طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستان دنیا کو حل فراہم کررہا ہے۔ انہوں نے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اتر پردیش حکومت کی کوششوں کی تعریف کی۔ اس موقع پر گورنر نے اکثرش سوویئنر اور سالانہ رپورٹ بھی جاری کی۔

جامعہ صدیقیہ روضۃ العلوم للبنات کی جانب سے مفت طبی کیمپ کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے محلہ سرائے پیر زادگان میں واقع جامعہ صدیقیہ روضۃ العلوم للبنات میں ایک روزہ آنکھوں کا مفت طبی کیمپ لگایا گیا۔ جس میں مرد وخواتین نے آنکھوں کا چیک اپ کرایا اور انہیں ادویات کے ساتھ ساتھ چشمے بھی دیئے گئے۔ کیمپ کے ذمہ دار مفتی رئیس احمد نے بتایا کہ جامعہ صدیقیہ روضۃ العلوم کی جانب سے عوام کی خدمت کرنے کی غرض سے کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کیمپ کا مقصد غریب اور بے سہارا لوگوں کو سہارا دینا اور اسی کے تحت آنکھوں کا کیمپ لگا کر نگاہ ٹیسٹ کی گئی اور جن مریضوں کو دوا کی ضرورت تھی انہیں دوا اور جنہیں چشمے کی ضرورت تھی انہیں چشمے بھی دیئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ میں محلہ کے

علاوہ دیگر علاقوں سے بھی مرد وخواتین نے شرکت کرتے ہوئے اپنی نگاہ ٹیسٹ کرائی۔ اس موقع پر مولانا محمد سالم، محمد طاہر شبلی، حاجی محمد یونس خاص طور پر موجود رہے۔

لکھیم پور کھیری میں مشتبہ دہشت گرد سہیل کے خاندان پر بڑھی نگرانی

لکھیم پور کھیری: (پی این ایس) گجرات میں لکھیم پور کھیری کے سنگھی قصبے کے رہائشی سہیل خان کی دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے شبہ میں گرفتاری کے بعد مقامی پولیس انتظامیہ ہائی الرٹ پر ہے۔ پولیس نے سہیل کے خاندان کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی بھی نگرانی شروع کردی ہے جو اس کے ساتھ آئے تھے۔ پوچھ گچھ کے بعد سہیل کے چھوٹے بھائی وسیم کو چھوڑ دیا گیا۔ سہیل کے گھر کی تلاشی لینے سے کچھ پتہ نہیں چلا۔ ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ اے ٹی ایس معاملے کی جانچ کرنے اور سہیل کے اہل خانہ سے پوچھ گچھ کرنے سنگھی پہنچ سکتی ہے۔ مقامی پولیس معاملے کی ہر پہلو سے تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس حکام کے مطابق خاندان کے دیگر افراد کی سرگرمیوں پر بھی نظر رکھی جارہی ہے تاکہ کسی بھی مشکوک سرگرمی کا بروقت پتہ چل سکے۔ دریں اثنا، جیسے ہی سہیل کی گرفتاری کی خبر پھیلی، قصبے میں بحث چھڑ گئی۔ سہیل کے والد سلیم نے بتایا کہ ان کا ایک بیٹا پہلے ہی بجلی کے جھٹکے کے حادثے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا، جس سے خاندان ٹوٹ گیا۔ اب سہیل کی گرفتاری کی خبر نے انہیں مکمل طور پر تباہ کردیا ہے۔ سہیل کی والدہ رخسانہ نے بھی بتایا کہ ان کا بیٹا حافظ کی تعلیم کے لیے مظفر نگر گیا تھا۔ اسے گجرات میں اس کی گرفتاری کا علم اپنے چھوٹے بیٹے وسیم کے فون سے ہوا۔ رخسانہ نے بتایا کہ گرفتاری کی اطلاع ملتے ہی اسٹیشن ہاؤس آفیسر اجیت کمار اپنی فورس کے ساتھ گھر پہنچے اور ڈبوں، الماریوں اور کمروں کی تلاشی لی لیکن کچھ بھی مشتبہ نہیں ملا۔ اس نے کہا کہ خاندان کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ شوہر کی روزانہ کی آمدنی رات کو چولہے کو جلاتی ہے۔ اس کے بیٹے کی گرفتاری کے بعد سے گھر میں چولہا نہیں جلا۔ سہیل کے والد سلیم نے بتایا کہ وہ ٹریکٹر مکینک کا کام کرتا ہے۔ ان کا بیٹا سہیل گزشتہ تین سالوں سے مظفر نگر میں زیر تعلیم تھا۔ وہ جون میں وطن واپس آیا اور تقریباً 15 دن رہنے کے بعد جولائی میں واپس گیا۔ سلیم نے بتایا کہ وہ سہیل کے گجرات کے دورے سے لاعلم تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ ان کا بیٹا دوستوں کے ساتھ سیر پر گیا ہو۔ والد نے واضح طور پر سہیل کے کسی بھی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی تردید کی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سنگلپ شرما نے بتایا کہ ابھی تک کوئی سرکاری تصدیق موصول نہیں ہوئی ہے۔ مقامی تحقیقات سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس کے بھائی سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ تاہم تفتیش کے ساتھ ساتھ کیس کے متعلقہ پہلوؤں کی بھی نگرانی کی جارہی ہے۔

شاعر علامہ اقبال کو علامہ کا لقب علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے دیا تھا

نظر فاؤنڈیشن کی جانب سے یوم اردو کی مناسبت سے پروگرام کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) یوم اردو کے موقع پر دیوبند میں نظر فاؤنڈیشن کی جانب سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس میں شہر دیوبند کے ادب سے تعلق رکھنے والے ادبی شخصیات، اردو ٹیچر وسماجی کارکنان نے شرکت کی، پروگرام کی صدارت مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض مشترکہ طور سے زکی انجم صدیق ونبیل مسعودی نے انجام دیے، پروگرام کی صدارت کررہے مولانا شاہ عالم گورکھپوری نے ادب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ بہت لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یوم اردو مشرق شاعر علامہ اقبال کی یوم پیدائش کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جنہوں نے ہمارے ملک کے لیے ترانہ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا" لکھا۔ ان کو علامہ کا لقب علامہ انور شاہ کشمیری نے دیا تھا، اس موقع پر نامور شاعروں نے بھی اپنے کلام پیش کیا۔ شاعروں نے اپنا کلام کچھ یوں پڑھا:

لہجہ تھا پھول جیسا ہر اک لفظ خوشنما
اقبال کی زبان سے قسمت سنورگئی

ثمر کلوش
جنہیں شوق کو نہ تھا پسند اور کوئی در
اٹھے جو تیرے در سے ہم ہمیشہ در بدر رہے

عبداللہ راز
ہر سمت خوشبوئیں سی بکھر جائیں گی میں
میں گفتگو کروں گا جب اُردو زبان میں

تنویر اجمل
شیدائی یوں تو گزرے کی نامور مگر
اقبال آپ اردو کی پہچان بن گئے

ڈاکٹر صادق دیوبندی
پھول ہم جیسے اناڑی لیے بیٹھے ہوں گے
دوست جتنے ہیں کلہاڑی لیے بیٹھے ہوں گے

ذکی انجم
یہ دُعا ہے کہ ہم تم ترقی کریں
اس وطن پر جیں، اس وطن پر مرے

سرور دیوبندی
بلائے جان ہوتے ہیں بسا اوقات وہ لمحے
کہ جب مرہون منت لوگ بھی نظریں چراتے ہیں

شمیم کرتپوری
پروگرام میں نظر فاؤنڈیشن کے چیئرمین نجم عثمانی نے یوم اردو اور یوم تعلیم کے موقع پر اپنی خدمات انجام دینے والے شاعر و اُردو ٹیچر اور اردو کو بڑھاوا دینے کے لیے سماجی شخصیات کو اعزاز سے نوازا، آخر میں نجم عثمانی نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، پروگرام میں طاہر حسن شبلی، ضرار بیگ، قمر عثمانی، نبیل مسعودی، حسین احمد، حافظ اُمیر احمد، عبداللہ شہزاد، نبیل نوشاد وغیرہ نے شرکت کی۔

مدارس اسلامیہ برصغیر کے علمی ودینی تشخص کی اساس ہیں

مسجد صدیقیہ کے امام وخطیب مفتی محمد جنید قاسمی کمال پوری کا اظہار خیال

دیوبند (عارف عثمانی) مدارس اسلامیہ برصغیر کے علمی و دینی تشخص کی اساس ہیں۔ انہی اداروں نے صدیوں تک قرآن وسنت کی حفاظت، دین کی اشاعت، اور امت کی فکری و روحانی تربیت کا فریضہ انجام دیا ہے۔ آج بھی جب کہ دنیا جدید سائنسی وفکری انقلاب سے گزر رہی ہے، مدارس اپنی بساط کے مطابق دینی علوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مسجد صدیقیہ کے امام وخطیب مفتی محمد جنید قاسمی کمال پوری نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مگر افسوس کہ ان مقدس اداروں کے اندر خدمتِ دین انجام دینے والے اساتذہ کی مالی حالت اکثر ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ کئی کئی ماہ تک انہیں تنخواہیں نہیں ملتیں، اور بعض اوقات سال کے اختتام پر بھی صرف جزوی ادائیگی کی جاپاتی ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف تعلیمی معیار کو متاثر کرتا ہے بلکہ دینی طبقے کی عزت و وقار پر بھی سوالیہ نشان بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کی اکثریت عوامی چندوں، زکوۃ، صدقات اور عطیات پر چلتی ہے۔ ان وسائل کا انحصار مکمل طور پر عوامی سخاوت پر ہے، جو کبھی زیادہ اور کبھی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ نتیجتاً مدارس کی آمدنی میں تسلسل نہیں رہتا اور جب فنڈز کم ہوجاتے ہیں تو سب سے پہلا اثر اساتذہ کی تنخواہوں پر پڑتا ہے۔ مفتی محمد جنید قاسمی نے کہا کہ بعض مدارس میں مالی نظام منظم نہیں ہوتا۔ حسابات کا شفاف نظام، بجٹ سازی اور مالی منصوبہ بندی کی کمی کے باعث اکثر فنڈز غیر ضروری کاموں میں خرچ ہوجاتے ہیں، اور اساتذہ کی تنخواہیں مؤخر کر دی جاتی ہیں۔ معاشرہ عام طور پر دینی اداروں کو "اللہ کے نام پر چلنے والے" ادارے سمجھ کر مالی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوجاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ادارے خود بخود چلتے رہیں گے، اور اساتذہ صبر وقناعت سے کام لے لیں گے۔ یہی سوچ اس بحران کو مزید گہرا کر دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیشتر مسلم ممالک میں حکومتیں دینی مدارس کو تعلیمی اداروں کا باقاعدہ درجہ نہیں دیتیں، جس کی وجہ سے انہیں سرکاری سطح پر کوئی مالی امداد یا تنخواہوں کی گارنٹی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر یہ ادارے کسی حد تک سرکاری سرپرستی میں آجائیں تو صورتحال بہتر ہوسکتی ہے۔ مفتی محمد جنید قاسمی نے کہا کہ جب ایک استاد کئی ماہ کی تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے تو وہ پوری توجہ سے پڑھا نہیں پاتا۔ نتیجتاً طلبہ کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہوتی ہے، اور دینی تعلیم کا معیار گرتا ہے۔ اکثر اساتذہ انتہائی محدود مالی وسائل میں زندگی گزارتے ہیں۔

صحافی پر حملے کے خلاف صحافیوں میں شدید اشتعال

شاہجہانپور: ایک صحافی پر حملے اور اس کے خلاف درج مبینہ جھوٹی رپورٹ پر ضلع کے صحافیوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ منگل کو ضلع کے تمام صحافیوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ راجیش دویدی سے ملاقات کی اور متاثرہ کے لیے انصاف اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ایک روزنامہ کے صحافی، انوج اگنی ہوتری نے بتایا کہ کچھ لوگ ان کی آبائی زمین پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کررہے تھے، جس پر ان کے والد اور چچا گزشتہ 60 سالوں سے کھیتی کررہے ہیں اور جو ابھی تک ریونیو ریکارڈ (حقیقی کھتونی) میں 38 سال پرانی کاپیاں دکھا کر رجسٹرڈ ہے۔ جب اس نے اور اس کے اہل خانہ نے احتجاج کیا تو ملزمان نے غیر قانونی ہتھیاروں اور لاٹھیوں سے لیس ہوکر جان لیوا حملہ کردیا۔ اس کے والد اس حملے میں شدید زخمی ہوئے اور کئی گھنٹے تک بے ہوش رہے۔ اس کے والد اور بھائی ہفتہ سے ضلع اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحافی انوج نے وضاحت کی کہ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی۔